

اخبار نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۰) — مطبوعہ ۱۵ - مئی سنہ ۱۸۹۶ء بروز جمعہ — جلد ۲۴

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ... ... عہ
قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک ... ... عہ

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی عہ ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائے گی +

ایڈیٹوریل

نور افشاں کے لئے اڈیٹوریل منیجر اپنا انتظام شروع کرتے ہیں۔ ہم اس کام کو بہت بڑا سمجھتے ہیں۔ خداوند کے کام کرنے کا چھاپہ کے وسیلہ سے بڑھکر دوسرا کام نہیں ہے روشنی کے پھیلانے میں ہماری متواتر کوشش رہیگی نہ حرف برائے نام بلکہ حقیقت میں۔ ہماری روشنی کا منبع شخصی نہیں ہے مگر سچائی کی صداقت اور یسوع مسیح پر مشتمل ہے جو تمام دنیا کا نور ہے۔ جو لوگ خصوصاً مضامین پرچہ کے ذمہ وار ہیں ان کا مدعا ہے کہ وہ روشنی سے اس قدر ملے رہیں کہ اُس کا سچا عکس ڈال سکیں۔ علی ہذا نامہ نگاروں سے بھی ہماری خاص درخواست ہے کہ روشنی کے نزدیک رہیں حقیقت میں روشنی کے اندر رہیں اور پھر خداوند کا جلال ظاہر کرنیکے واسطے لکھیں +

نوٹ خاص طرح کی مزید اطلاع کے لئے آخری صفحہ دیکھئے۔

سی - ایم - ایس - چرچ کونسل پنجاب

پنجاب سی - ایم - ایس چرچ کونسل کے اُنیسویں سالانہ جلسہ کی رپورٹ جو ۹ - اپریل سنہ ۱۸۹۶ء کو امرتسر میں منعقد ہوا تھا اُس کے سکرٹری مسٹر ایم - ایل رلیارام بی - اے کی معرفت ہمارے پاس پہنچی ہے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق ۱۴ اسناد مختلف سٹیشنوں میں بشارت کا کام کرتے ہیں ہم نہایت خوشی سے یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس کے افراد اگزکٹو کمیٹی کے ممبر سوائے پریسیڈنٹ کے سب ہندوستانی مسیحی ہیں۔ رپورٹ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سال گذشتہ میں کام خاطر خواہ اور تسلی بخش ہوا ہے مثلاً اجنالہ میں جہاں زیادہ تر بہتروں میں کام کیا جاتا ہے اب تک قریباً ۹۰۰ کو بپتسمہ دیا گیا ہے اور کئی اور بھی تیار ہو رہے ہیں۔ چرچ کونسل کی آمدنی سنہ ۹۵ء میں معہ بقیہ کے جو سال کے شروع میں کونسل کے ہاتھ میں تھی مبلغ ۱۰۰۰ روپے ہوئی اور خرچ ... سال کے آخر میں کونسل کے ہاتھ میں ... موجود تھے +

اس رپورٹ میں کونسل کی آیندہ کی حالت کی نسبت کچھ نہیں لکھا مگر اُس مباحثہ کا خیال کر کے جو اور اخباروں میں اُس کی بابت ہو رہا ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ابتک کونسل کی حکمت عملی (پالیسی) میں کسی قسم کی تبدیلی وقوع میں نہیں آئی ہے تو جلد کسی نہ کسی قسم کی تبدیلی ضرور ہونے والی ہے تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ہمارے ایک نامہ نگار نے اس کی نسبت ایک عمدہ آرٹیکل ہمارے پاس بھیجا تھا جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ کونسل کا موجودہ انتظام قایم رہنا چاہئے۔ موجودہ حالت میں ہمارا کام نہیں ہے کہ کونسل کی تائید یا تردید میں ہم اپنی وجوہات کو ظاہر کریں اس واسطے ہم نے اُس آرٹیکل کو شائع نہیں کیا

لیکن ہم حرچ مشنری سوسائٹی کے ہندوستانی اور ولایتی بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں- اُس سوال سے بڑھکر جو زیر فیصلہ ہے اور جو ہندوستان کی نوجوان کلیسیا کے سامنے پیش ہے کوئی بھاری سوال نہیں ہے خواہ اُس کے اندرونی تعلقات کے رشتے کے لحاظ سے دیکھا جاوے یا اُن کی نسبت جو اس سے باہر ہیں اُسے بشارت کے کام کا مرکز سمجھکر غور کیا جاوے یعنے یہہ کہ کس طرح سے ولایتی مشنری ہندوستانی کلیسیا کے پھیلنے میں مددگار ہوویں اور یہہ کہ تمخدا کی میراث پر خداوندی نہ کریں" جس کی نسبت پطرس رسول نے نہایت سختی سے ملامت کی ہے اور کہ کس طرح ہندوستانی کلیسیا باہر سے مدد لیکر بھی اپنا انتظام آپ کرنے اور آزاد ہو نیکی طرف ترقی کرنے میں رُک نہ جاوے" +

پنجاب مشن نیوز میں جو تجویز ڈاکٹر وائٹ ریخت صاحب نے پیش کی ہے اس میں کئی ایسی باتیں ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ پرسبٹیری کے طریقہ انتظام کی تائید کی گئی ہے اس لئے یہہ تعجب کی بات نہ ہوگی اگر ہم اس تجویز کو پسند کریں- تاہم ہماری رائے یہہ ہے کہ محض کوئی تجویز ہی کسی مشکل کو حل نہیں کرسکتی ہاں یہہ سچ ہے کہ کسی شرائط کے پورا کرنے کی قابلیت میں ایک تجویز دوسری تجویز سے سبقت لیجاتی ہے تاہم کوئی تجویز کسی سوال کو حل نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ اشخاص جو اُس تجویز کے متعلق کام کر رہے ہیں محبت اور باہمی برداشت کی روح سے نہ بھر جاویں- جہاں ایک طرف یہہ ضروری ہے کہ ولایتی مشنری گھٹنا پسند کرے جبکہ ہندوستانی پاسٹر بڑھتا ہے اور مشنری سوسائٹیاں یوحنا بپتسمہ دینے والے کی مانند دُلہے کی آواز سے خوش ہوں یعنے یہہ دیکھکر کہ ہندوستانی کلیسیا اُس اختیار کو لے لیتی ہے کہ جو بہت مدت تک اُن کے ہاتھ میں رہا ہے دوسری طرف یہہ مناسب ہے کہ ہندوستانی پاسٹر اور رستاد خواہ نخواہ یہہ خیال نہ کرلیا کریں کہ ولایتی مشنری اُس پر حکومت کرنا چاہتا ہے اور کلیسیا کو بھی یہہ بات اچھی طرح سے سمجھ لینی چاہئے کہ اگر وہ اختیار جو اُس کا حق ہے اس کے ہاتھ میں آجاوے تو وہ محنت اور سرگرمی سے کام کرے اور کشادہ دلی سے سخاوت کی شرائط کو پورا کرے +

چند روز ہوئے ایک محمدی خاندان نے لاہور کی پرسبٹیرین کلیسیا میں اصطباغ پایا- وہ نہایت ہی دلچسپ نظارہ تھا- کل خاندان کی تعداد سات تھی- وہ لاہور کے اعلیٰ خاندان میں سے ہیں- گو اُن کو بخوبی یہہ معلوم تھا کہ اُن کے رشتہ داروں اور دیگر محمدیوں سے قسم قسم کی تکلیفات پہنچینگی- تاہم اُنہوں نے دلیری سے اُن کو گوارا کیا اور وہ اب تک اپنے ایمان میں ثابت قدم ہیں- ہمارے مشاہدہ میں یہہ بات بھی آئی ہے کہ گذرے دو سال کے اندر محمدیوں میں سے بہ نسبت ہندوؤں کے زیادہ مسیحی ہورہے ہیں چنانچہ ایک اور شخص جو ایک اعلیٰ محمدی خاندان میں سے ہے اور مدرسہ علیگڈھ میں کچھ مدت تعلیم پاتا رہا اور پھر امتحان انٹرنس پاس کرکے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوا اُس نے بھی دو ماہ گذرے مسیحی مذہب سے شرف حاصل کیا اور اب فورمن کالج لاہور میں تعلیم پا رہا ہے +

اہل اسلام اور اہل ہنود اکثر اس امر پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جب مسیح کے شاگردوں نے اُس کو کہا کہ اے خداوند ہمارے ایمان کو بڑھا تو اُس نے جواب دیا کہ اگر تمہارے میں ایک رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو تو تم اگر اُس پہاڑ کو کہو کہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ چل جائے تو ہوسکتا ہے- اس پر وہ یہہ کہتے ہیں کہ اُس کے شاگردوں میں ایمان نہ تھا اور نہ اٰجکل وہ ایمان مسیحیوں میں پایا جاتا ہے- اس کے جواب میں ہم یہہ کہتے ہیں کہ مسیح نے یہہ نہیں کہا کہ تمہارے میں ایمان نہیں ہے بلکہ اُن کے کلام کی تائید کی یعنے ایمان کی ہدایت کی ضرورت دکھائی کیونکہ ایمان ایک ایسا وسیلہ ہے کہ رائی کی مقدار کا ایمان بھی عجب کام کرسکتا ہے- مسیحی بھائیو ہمارے نصیب بڑے ہیں- خدا نے ہمکو اپنے نجات کے اہم کام کا وسیلہ ٹھہرایا ہے- وہ اپنی بھرپوری میں سے ہمکو عطا کرتا ہے- کاشکہ ہم ایمان کا ہاتھ بڑھا کر اُسے لے لیں تو بیشک ہمارے ذریعے بہت سے ہندو اور مسلمان خدا کی طرف پھرینگے کیونکہ یہہ انسان کا نہیں بلکہ خدا کا کام ہے- اور فتحیابی اُسی سے ہے +

آرمینیا میں جو کچھ تشددات ہمارے غریب مسیحی بھائیوں پر کئے گئے ہیں اُن سے ناظرین بذریعہ اخبارات بخوبی واقف ہوچکے ہونگے- ہمارا فرض ہے کہ ہم حتیٰ الوسع اُن کو مسیحی ہمدردی دکھلاویں- ہمیں یاد ہے کہ جب مابین روس و روم جنگ جاری تھا تو اُس وقت ہندوستان کے اہالیان اسلام نے روم کے مسلمانوں کی امداد کے لئے نہایت ہی سرگرمی سے سرمایہ فراہم کرکے بھیجا- اس لئے ہمارے لئے بھی بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے ارمینیا کے بھائیوں کی مال و زر سے مدد کریں- اگرچہ ہر ایک امر میں مسلمانوں کی تقلید درست نہیں لیکن اس خاص امر میں ہمکو چاہئے کہ اُن کو اپنا نمونہ بناکر اُن سے دوچند اور سہ چند برادرانہ اُلفت اور ہمدردی اپنے بھائیوں کو دکھلائیں +

غور طلب

اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کی گویا ماہیت اور اندیکھی چیزوں کا ثبوت ہے- کیونکہ اُسی کی بابت بزرگوں کے لئے گواہی دی گئی- ایمان ہی کے سبب سے ہم جان گئے کہ عالم خدا کے کلام سے بن گئے ایسا کہ وے چیزیں جو دیکھنے میں آتیں اُن چیزوں سے نہیں بنیں جو دیکھی جاتیں +



اس ہفتہ ہم ایک مضمون چھاپنا شروع کرتے ہیں جس میں بلحاظ چند خاص باتوں کے قرآن بائبل اور حدیث کا مقابلہ کیا جائیگا اس سلسلہ میں ہمارے ناظرین کو ایک ایسے مضمون پر توجہ کرنی چاہئے جو اس کے بہت کچھ متعلق ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ قرآن کے مضامین صرف پرانے عہد نامہ ہی سے نہیں لئے گئے ہیں بلکہ یہودیوں کی حدیث سے بھی جو کہ تالمود کہلاتی ہے۔ قرآن کی بہت سی باتیں جو پرانے عہد نامہ میں نہیں ملتی ہیں اس بارہ میں کئی لوگ یہہ خیال رکھتے ہونگے کہ یہہ مخصوص باسلام ہیں لیکن فی الحقیقت یہودیوں کی حدیثوں سے لگئی ہیں۔ ۱۸۳۳ء میں ابراہیم گیگر ایک یہودی اُستاد نے اُن مضامین کی بابت جو محمد نے یہودیوں سے لئے ہیں ایک ہزار رسالہ لکھا ہے اور انعام بھی حاصل کیا ہے۔ ابراہیم گیگر نے اس رسالہ میں اصل عبرانی میں وہ تمام باتیں بیان کی ہیں جو کہ محمد نے یہودیوں سے نقل کی ہیں سننے میں آتا ہے کہ اس کتاب کا ترجمہ انگریزی میں ہو رہا ہے اور اُمید ہے کہ کسی وقت اردو میں بھی لوگوں کو دیکھنے کا جلد موقع ملے اس کا مضمون عام ملکیت ہے اور پادری ہیوز صاحب کی لغات اسلام میں مختصراً درج ہے۔ اس ہفتہ مسبوق الذکر مضمون جس حال کہ آفرنیش کے بارہ میں ہے تو ہم چند باتوں کا ذکر کرینگے جو کہ آفرنیش سے متعلق ہیں جن کو محمد نے یہودیوں کی حدیثوں سے لی ہیں +

(۱) بعض یہودیوں کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کریں۔ فرشتوں نے آدم کو سجدہ کرنا چاہا لیکن خدا نے منع کر دیا لیکن دیگر روایات میں بعینہٖ وہی باتیں پائی جاتی ہیں جو قرآن نے اختیار کیں یعنے خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں شیطان کے سوا سب نے مان لیا۔ (مدراس ربی موسیٰ کا)

(۲) سات آسمان ہونے کی تعلیم بھی تالمود سے لی گئی ہے (چھگیگا ۹:۲)۔

(۳) قرآن سکھلاتا ہے کہ سات دوزخ میں ہر ایک دوزخ کے سات پھاٹک ہیں۔ (سورہ ۱۵: ۴۴) یہہ بات بھی یہودیوں کی تالمود سے لی گئی ہے (تالمود اربن ۱۹: ا مدراس زبور ۱۱:)

(۴) قرآن (سورہ ۵۰: ۲۹) میں لکھا ہے کہ شہزادہ دوزخ اپنی سلطنت کو بھرنا چاہتا ہے اس قسم کی درخواست تالمود میں ہے قرآن میں مکرر بیان کر دی گئی ہے۔ (تہوت ربی اکیبا ۸:۱)

(۵) اعراف (یعنے سات دوزخ اور ساتوں بہشت کے درمیان کی جگہہ) کی تعلیم جو اس طور پر ہے کہ وہاں وہ لوگ جائیں گے جو اس قدر نیک نہیں کہ بہشت میں جاسکیں اور نہ اس قدر بد ہیں کہ دوزخ میں ڈالے جائیں (قرآن سورہ ۷: ۴۴) یہودیوں سے لی گئی ہے (مدراس بابت واعظ کی کتاب ۷: ۱۴) یہہ درمیانی مکان ایسا تنگ ہے کہ بہشتی اور دوزخیوں کی گفتگو ہر دو طرف سے سُنی جاسکتی ہے۔

(۶) بہشت کا حال جو قرآن سورہ ۹: ۳۸ اور سورہ ۱۳: ۲۶ میں بلحاظ دائمی خوشی اور دشواری حصول کے درج ہے بہت کچھ یہودیوں سے لیا گیا ہے (مشنا ابوتھ ۴: ۱۷)

نئی فوٹوگرافی

جس کا ذکر ہم اپنے کسی گذشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں وزبورگ واقعہ ملک بویریا کی یونیورسٹی کے پروفیسر رانٹگن صاحب سے ایجاد کی گئی ہے۔

اگرچہ سائنس کے اور عالموں مثلاً ہرٹز صاحب نے بھی ایسے ہی تجربے کئے ہیں مگر پروفیسر رانٹگن صاحب نے اسکو دنیا پر آشکارا کر دیا ہے۔

روشنی کی خاص کرن کہ جس کو ✕ کرن کہتے ہیں کثیف مادہ میں سے گذر جاتی ہے اور اُس کے وسیلے سے اُن چیزوں کی جو اُن میں یا اُن سے پرے ہوں تصویر اوتاری جاسکتی ہے مثلاً پرچہ کی جو تھیلی میں بند تھا تصویر اُتاری گئی ہے اور ایک آدمی کے ٹخنے کی ہو کہ جس میں گولی لگی ہوئی تھی یہاں تک کہ یہہ معلوم ہو گیا کہ گولی کہاں ہے اور نیز ہاتھ کی ہڈیوں اور ایک زندہ آدمی کے جسم کی تمام ہڈیوں کی اور پاؤں کی ہڈیوں کی جبکہ موزا اور جوتی پہنی ہوئی تھی اور آدمی کے دماغ کی بھی غرضیکہ عالموں نے ایسے سیکڑوں تجربے کئے گئے ہیں۔

یہہ کام بجلی اور شیشہ کی نالی کے ذریعے سے کہ جس میں سے ہوا نکال دی گئی ہو کیا جاتا ہے۔

ذیل میں ہم پروفیسر رانٹگن صاحب کے اپنے بیان کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔

اگر بجلی شیشے کی نالی میں سے کہ جس سے ہوا نکال دی گئی ہے اور جس کے اوپر سیاہ کاغذ کا ڈاٹ خوب کس کر لگایا گیا ہے گذاری جاوے تو اُس وقت یہہ دیکھنا ممکن ہے کہ کاغذ جو ایک طرف بیریم پلیٹینو سائنائیڈ سے ڈھکا ہوا ہے جب نالی کے نزدیک لایا جاتا ہے تو چمکدار دھندلی سی روشنی سے روشن ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روشنی جو نالی میں ہوتی ہے اس قابل ہے کہ سیاہ کارڈ کے بورڈ میں سے گذر جاوے کہ جس میں سے عام روشنی نہیں گذر سکتی۔

تجربے سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس قسم کی روشنی کہ جسکو ✕ کرن کہتے ہیں نہ صرف سیاہ کارڈ کے بورڈ کے بیچ سے ہی گذر سکتی ہے بلکہ ہزار صفحے کی کتاب کے بیچ میں سے اور اس سے بڑھکر ہر قسم کی اشیا میں سے گذر سکتی ہے یہاں تک کہ اگر ہاتھ بھی روشنی کے سامنے رکھا جاوے تو ایک دھندلی سی تصویر ہڈیوں کی پردے پر دکھائی دیگی۔

مزید تجربہ سے یہہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ اُن اشیا کی جو اس روشنی کے سامنے رکھی جاتی ہیں صاف تصویر کاغذ وغیرہ پر لینے کے لئے کیمرہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ روشنی کی یہہ کرنیں لکڑی میں سے گذر سکتی ہیں ضرورت نہیں ہے کہ کیمرے میں سے سیاہ سلائیڈ نکال دیجاوے۔ اس طرح سے یہہ تجربے روشنی میں بند کیمرے سے کئے جاسکتے ہیں۔

اس طرح سے ہر قسم کی اشیا کی تصویر اوتاری جاسکتی بلکہ اُتاری بھی گئی ہے۔

بلاشک اس ایجاد سے علم میں بڑی ترقی ہوگی۔ ڈاکٹر ایک کمرہ میں بیٹھکر دوسرے کمرے میں بیٹھے ہوئے بیمار کی بیماری کی تشخیص کر سکتا ہے۔

مُراسلات

بقیہ

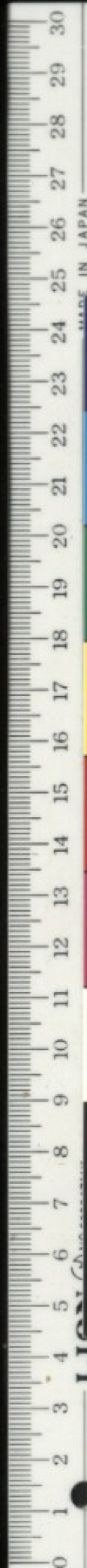
تہمت لگانا گناہ ہے +

سوم- اس سلسلہ میں اس بات کو واضح کرنا بھی ضروری ہے کہ کسی کو کلام اللہ کی رو سے یہہ پروانگی نہیں کہ دوسروں کی بابت محض چغلیاں اور بدگوہیاں سنا کرے اور چغل یا غماز کو بند نہ کرے - اور جو کوئی چغلی اپنے تک آنے دیتا اور اُس کو پالتا اور مدد کرتا وہ خود غماز اور عیب جو ہے - جو کوئی نیتی سے چالاکی کے ساتھ غیبت کرنے والے کو اُبھارتا اور دلیری دیتا ہے کہ اپنے ہمسائے پر اپنی زبان کو تیز اُسترے کی مانند چلائے - اور جو کچھ سنتا یقین کرتا جاتا ہے اور خوش ہوتا ہے تو وہ غیبت میں ویسا ہی مجرم ہے جیسا اُس کا چغل مخبر ہے - ایک کا گلا اور دوسرے کے کان غیبت کرتے ہیں - ایک ایجاد کرتا دوسرا قبول کرتا ہے - دونوں یکساں شریک ہیں - ایک غیبت کی ماں ہے دوسرا دائی ہے - اگر لوگ بدگوئیاں اور چغلیاں نہ سنیں تو چغلیاں چغل خوروں کے پیٹ ہی میں جا کر اور فنا ہو بند ہیں - جس طرح سے کہ اگر لوگ شراب نہ پئیں تو شراب خانے خود ہی بند پڑ جائیں - اگر لوگ حرامکاری سے باز رہیں تو کسبیاں گھر گرستی رہیں - اسی طرح اگر غیبت کی پرورش نہ کی جاوے تو بھوکی مر جاوے - آہ غیبت کرنے والو اور اُس کے سننے والو سنو کہ سلیمان کیا کہتا ہے " بدکردار آدمی جھوٹھے لبوں کی سنتا ہے - اور دروغگو کجرو زبان کا شنوا ہوتا ہے " (امثال ۱۷ : ۴) پس اگر ہم چاہیں کہ ایسی شراکت سے بچیں تو بدگوئی کرنے والوں کی باتوں سے نفرت کریں - اور جتا دیں کہ ہم چغلی پسند نہیں کرتے - پر جب اپنے ہی دل میں کینہ اور دشمنی اور بدخواہی اور بے انصاف اور محبت کی بوبھی نہیں تب تو شراکت خود بخود ہو گی اور وہ جو دین کے ہادی ہیں اُن کو رسول پولوس ہدایت کرتا ہے کہ اپنے لوگوں میں سے اس بدعادت کو نکالنے کی کوشش کریں " انہیں یاد دلا کہ کسی کے حق میں بُرا نہ کہیں " (طیطس ۳ : ۲) افسوس اُن ہادیوں پر جو غیبت کرنے والوں کو پسند کرتے اور اُن کی مدد کرتے ہیں - اور یوں اُن کے ساتھ ملکر بدگوئی کو رواج دیتے اور جس کا نتیجہ جھگڑے اور فساد ہوتا ہے - اور ہادی اور پیرو اپنے آپ کو مسیح کے نہیں مگر دنیا کے لوگ ظاہر کرتے ہیں -

چہارم- یہہ بھی معلوم کرو کہ تہمت لگانے والوں کا انجام کیا ہے - اولاً - چغلی کرنے والے کو ہر کوئی اپنا دشمن سمجھتا ہے - اور خطرناک دشمن - اور اس لئے لوگ اُس سے نفرت کرنے لگتے ہیں - دغاباز زبان کی بابت لکھا ہے کہ " خدا ابد تک تجھے برباد کرے گا " (زبور ۵۲ : ۴ ، ۵) - " جھوٹھے لبوں سے خداوند کو نفرت ہے " (امثال ۱۲ : ۲۲) تہمت لگانے والا اپنے تئیں آسمان سے خارج کرتا ہے - اگر وہ توبہ کرکے اپنی عادت کو ترک نہ کرے - خداوند فرماتا ہے کہ " وہ جو چھپکے اپنے ہمسائے پر تہمت لگاتا ہے میں اُسے جان سے ماروں گا " (زبور ۱۰۱ : ۵) - انجیل مقدس میں بدگوئی کو دکھو کن بُرائیوں میں گنا گیا ہے اور اُس کا نتیجہ کیسا خطرناک بتلایا گیا ہے " میں نے اب تمہیں یہہ لکھا ہے کہ اگر کوئی بھائی کہلا کے حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا لٹیرا ہو تو اُس سے صحبت نہ رکھنا " الخ (۱ قرن ۵ : ۱۱) اور پھر ۶ : ۱۰ میں کہتا ہے کہ ایسے لوگ خدا کی بادشاہت کے وارث نہوں گے - پھر مکاشفات ۲۲ : ۱۵ میں لکھا ہے کہ " کتے اور جادوگر اور حرامکار اور خونی اور بت پرست اور جو کوئی جھوٹھ کو چاہتا اور بولتا ہے سب باہر ہیں " - اور خداوند نے یہہ بھی فرمایا تھا کہ " ہر ایک بیہودہ بات جو کہ لوگ کہیں عدالت کے دن اُس کا حساب دیں گے " (متی ۱۲ : ۳۶) پس وہ گالی یا جھوٹھ یا بیہودہ بات جو تہمت کے طور پر ہمسائے پر لگائی جاتی ہے تاکہ اُس کی بدنامی ہو اور رنج اور نقصان ہو اُس کا انجام ایسا ہولناک ہے - تہمت لگانا بھاری گناہ ہے اور محبت کے اُصول کو ضائع کرنے والا ہے اور اس لئے اُس کی ایسی بھاری سزا ٹھہرائی گئی ہے - کچھ مضائقہ نہیں اگر دنیا میں اور کلیسیا میں بھی تہمت لگانیوالے سہولت اور اُن کی مزے میں گذران ہوتی ہو لیکن خدا ضرور اپنے حکم کے موافق اُن سے سلوک کرے گا +

پر اگر یہہ منظور ہو کہ دنیا میں اور کلیسیا میں امن رہے اور محبت بڑھے اور ہلاکت سے بچاؤ ہو تو چاہئے کہ اپنے ہمسائے کے حق میں کوئی بات نہ کہیں جو محبت کی راہ سے نہ ہو - کینہ اور خودغرضی اور بدخواہی کے اُصول چھوڑ کر فقط محبت کے اُصول کے پابند ہوویں تو سب دلوں میں چین رہے گا - رسول فرماتا ہے کہ " تمہاری سب باتیں محبت کے ساتھ ہوں " (۱ قرن ۱۶ : ۱۴) اور ہمارے الفاظ اُن سب باتوں کا بہت بڑا حصہ ہیں جو ہم اپنے ہمسائے کی بابت کرتے ہیں - اور ان کے ذریعہ سے ہم محبت کو ظاہر کر سکتے ہیں - پس سب باتیں جو ہم اُس کی بابت کریں چاہئے کہ ہم ظاہر کریں کہ ہم اُس کی نیکنامی کی حفاظت کرتے ہیں - کہ ہم اُس کا فائدہ اور آرام چاہتے ہیں - اگر ہم اُس کا کچھ قصور بھی دیکھیں تو اُسے آگاہ کریں ایسا کہ بدخواہی کو اپنے دل میں جگہہ نہ دیویں - کیونکہ " چاہئے کہ تمہارا کلام ہمیشہ فضل کے ساتھ اور نمکین ہو " (قلس ۴ : ۶) اور " ہر کوئی ہم میں سے اپنے پڑوسی کو اُس کی بھلائی کے واسطے خوش کرے تاکہ اُس کی ترقی ہووے " (روم ۱۵ : ۲) " سچ ہے کہ جہاں لُتر نہیں وہاں جھگڑا دفع ہوتا ہے " (امثال ۲۶ : ۲۰) مگر " کانا پھوسی کرنے والا دوستوں کو بھی جُدا کر دیتا ہے " (امثال ۱۶ : ۲۸) +

پنجم- تہمت اور محبت کا مقابلہ اور تہمت کرنیوالے کا



خاص عذر اور تہمت زدہ کا خاص نقصان معلوم ہووے کہ تہمت لگانا سب جھوٹھوں سے بڑا ہے۔ کیونکہ کینہ یا بطلان کی راہ سے ہوتا ہے۔ اور جس سے سخت نقصان ہوتا ہے جھوٹھ بولنے والا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اُس کا خدا پر بھروسہ نہیں ہے۔ جو راستی سے ہر اچھے کام اور ارادے کو انجام دے سکتا ہے۔ اور نہ اُس کو نیک ذریعوں پر اعتبار ہے جن سے مطلب حاصل ہو سکتا ہے۔ اور یوں تہمت لگانے والا خدا اور انسان دونوں کی طرف دغابازی کے ساتھ بے ایمان بنتا ہے۔ تہمت لگانا خود ہی دشمنی کی دلیل ہے۔ اور جب تک دل میں کینہ یا خود غرضی یا دونوں ہی نہوں تو کوئی دوسرے کے ساتھ ایسی دشمنی نہیں کرتا۔

تہمت لگانے والے نہایت تُند اور ظالم دشمن ہیں۔ اور اس لئے نہایت کمینے اور نالایق ہیں اُن کے ہتھیار ناجائز اور خطرناک ہیں۔ "جن کے دانت برچھیاں اور تیر ہیں اور جن کی زبان تیز تلوار ہے"۔ "وے اپنی زبان کو تلوار کی مانند تیز کرتے ہیں اور کمان کھینچے ہیں تاکہ کڑوی باتوں کے تیر چلاویں۔ اور چھپکے کامل آدمی کو نیں وے ناگہانی تیر لگاتے ہیں" (زبور ۵۷: ۴ اور ۶۴: ۳، ۴)

یہہ کیفیت ظاہر کرتی ہے کہ تہمت لگانے والا ہر طرح کی شرارت اور نقصان کرنے کے لئے تاریکی کے ہتھیاروں سے مسلح ہے۔ دور سے اور نزدیک سے۔ ظاہرا اور چھپکے چوٹ کرنے کے ہتھیار رکھتا ہے۔ زخم جو غماز کے ہتھیاروں سے لگیں زخم کاری ہوتے ہیں لاعلاج ہوتے ہیں۔ نقصان جو وہ پہنچاوے اُس کا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ وہ جو غماز کی باتوں پر کان دھرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں صادق آدمی کی بابت شبہے اور بری رائے کے سیاہ داغ کچھ نہ کچھ بنے رہتے ہیں۔ یہہ غماز ستم گری غمازی کے نتیجے ہیں۔ غور کرو کہ یہہ ساری کارروائی کُل نیکیوں کی ملکہ یعنے محبت کی کارروائی کے کیسے برخلاف ہے۔ اور عین ضد میں ہے۔ جس کی ایک خوبی یہہ ہے۔ کہ سب کچھ باور کرتی ہے۔ (۱ قرنتی ۱۳: ۷) یعنے سب کچھ جو ہمسایہ کے فائدے اور بھلائی کے لئے ہے۔ بلا کسی لاریب وجہہ کے اُس کی بابت بُرائی کا شبہہ تک نہیں کرتی تو کجا یہہ کہ اُس کی بابت کبھی جھوٹھ ایجاد کرے یا مشہور کرے ایک اور وصف محبت کا یہہ ہے کہ "محبت سارے گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہے"۔ (امثال ۱۰: ۱۲۔ ۱ پطرس ۴: ۸) اور وہ اس طرح سے جیسا سلیمان پھر کہتا ہے۔ کہ "وہ جو قصور کو چھپا ڈالتا ہے۔ دوستی کا جویاں ہے۔ پھر وہ جو ایسی بات کا دوبارہ ذکر کرتا ہے۔ دوستوں میں جدائی کرتا ہے" (امثال ۱۷: ۹) جبکہ محبت کی یہہ خوبی ہے تو یہہ بات اُس سے کس قدر بعید ہے کہ جھوٹھ ایجاد کرکے یا مشہور کرکے تہمت لگاوے۔ ایسا کرنا کینہ ہوگا نہ کہ محبت۔

اب تہمت لگانے والا اگرچہ ایک طرف تو محبت کی عدم پیروی کا قصوروار ہے اور دوسری طرف۔ کینہ دوزی کا گنہگار اور سخت سزا کے لایق ہے۔ تس پر بھی یوں عذر کرتا ہے کہ جو کچھ میں کرتا ہوں کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ میں بڑے شور و شار کے ساتھ کوئی حرکت نہیں کرتا ہوں۔ لیکن صرف عام لفظ بولتا ہوں۔ جو گذر جانے والے ہیں۔ اور وہ بھی اپنے ہمسایہ کی عزت کی بابت جو کہ اصل میں کوئی محسوس چیز نہیں ہے۔ یعنے میں نے کوئی ہڈی نہیں توڑی کسی طرح کا خون نہیں بہایا صرف اپنی زبان سے ہوا کو مارا ہے۔ جو ہلتے ہلتے دوسرے کے کان تک جا پہنچی ہے۔ اور ہمسایہ پر اُس کو دھکہ جانا صرف ایک خیالی بات ہے اور اس طور سے غماز سمجھتا ہے۔ کہ میں نے کچھ نقصان نہیں کیا اور بے قصور ہوں۔

یہہ عذر غماز کا صرف بے پروائی کا وجہہ سے ہے۔ مثل مشہور ہے "چڑی دی موت۔ تے گنوار دا ہاسا"۔ وہ اپنے آپ کو فریب دیتا ہے انسان فطرت کے حکم سے نیک نامی کا خواہاں ہے۔ اور نیک نامی کی سب چیزوں سے زیادہ قدر کرتا ہے بلکہ جان جائے تو جائے لیکن نیک نامی ضایع نہ ہو۔ اب اگر ہم زبردستی یا حیلہ بازی سے ہمسایہ کو اُس کی اس بیش قیمت چیز سے محروم کریں۔ تو ہم اُس کا بڑا نقصان کرتے ہیں۔ چوری کرنا اُس کے اسباب کو زبردستی یا فریب سے لیجانا۔ اور اُس کو اس سے محروم کرنا ہے۔ اور ایسا ناحق کرنا گناہ ہے۔ مگر تہمت لگانا اس کی نیک نامی کو چرا لیجانا اور اُس کو محروم کرنا ہے۔ اور ایسا کرنا کسی کا حق نہیں ہے اور سخت گناہ ہے۔ چوری برآمد ہو سکتی ہے۔ اور زخم چنگے ہو سکتے ہیں۔ پر اگر نیک نامی مجروح ہو جاوے تو کس بلسام سے اچھی ہوگی اگر کھوئی جاوے تو کہاں سے برآمد ہوگی۔ اے غماز اپنے ستم کو ذرا سوچ او خدا سے ڈر!!

نیک نامی اپنے آپ میں کوئی ادنی سی چیز نہیں ہے۔ بلکہ بڑی مہنگی اور بیش قیمت چیز ہے۔ سلیمان کہتا ہے کہ نیک نام بے قیاس خزانہ سے زیادہ تر پسند کیا جاوے۔ اور احسان۔ روپے سونے سے۔ (امثال ۲۲: ۱) نیک نامی مہنگ سوے عطر سے بہتر ہے۔ (واعظ ۷: ۱) نیکنامی اپنے نتیجوں کے باعث زیادہ تر بیش قیمت ہے۔ چنانچہ آدمی کی بہتری اور کاروبار میں کامیابی اور اپنے اور اپنے دوستوں اور ہمسایوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی قابلیت۔ اور اُس کی اپنی سلامتی اور زندگی کے آرام اور آسایش بلکہ زندگی بھی اُس پر منحصر ہیں۔ اس لئے جو کوئی کسی کو اُس کی نیکنامی سے محروم کرتا ہے تو وہ اپنے ہمسایہ کو ایک دائمی نقصان پہنچاتا۔ اُس کو لوٹتا بلکہ اُس کا خون کرتا ہے۔ نیکنامی اکثر انسان کی کُل نیکوکاری کا اجر اور اُس کی کل محنت کشی کا پھل ہوتی ہے۔ سو اُس سے محروم کرنا گویا اُس کی ساری ملکیت کو لوٹ لینا ہے اور اُس کو ننگا اور عاری کر دینا ہے۔ پس کوئی آدمی جس میں کچھ بھی عقل ہوگی ایسی کمینی اور ظالمانہ حرکت نہ کرے گا۔ اور اسی لئے سلیمان تہمت لگانے والے کی بابت لکھتا ہے کہ "وہ جو تہمت کرتا ہے بے وقوف ہے" (امثال ۱۰: ۱۸)+

راقم
جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس ازگوجرانوالہ

حق و باطل کی شناخت

کھوج کھوج کر ڈھونڈو گے + تب جب ٹھر سچ کو جانوگے

فصل اوّل در ذکر آفرینش

توریت

توریت میں ذکر آفرینش آدم اس طرح سے لکھا ہے؛

ابتدا میں خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور جملہ موجودات کو پیدا کر کے آفرینش کے چھٹے دن آدم کو زمین کی خاک سے اللہ نے اپنی صورت پر بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور ساتویں دن کو سبت مقرر کیا اور عدن کے پورب طرف باغ لگا کر آدم کو اُس میں رکھا اور آدم کی پسلی سے حوا کو پیدا کیا اور درخت ممنوعہ کے کھانے سے منع کیا۔ پھر شیطان نے بشکل سانپ حوا کو بہکایا چنانچہ درخت ممنوعہ سے حوا نے خود کھایا اور آدم کو کھلایا جبکہ آدم کو درخت ممنوعہ کے کھانے سے نیک و بد کی شناخت ہوگئی تو سمجھا کہ میں ننگا ہوں۔ پھر درختوں کی پتیوں سے اپنا اور اپنی بیوی حوا کا جسم چھپایا پھر اللہ نے دونوں کے واسطے چمڑے کے کرتے بنائے اور پہنائے اور درخت ممنوعہ کے کھانے کے قصور میں دونوں بہشت سے نکالے گئے اور شیطان ملعون ہوا +

قرآن

سورہ ص رکوع ۵۔ اللہ نے فرشتوں سے کہا میں آدم کو مٹی سے بناتا ہوں جب اُس کو ٹھیک بنا چکوں اور اُس میں ایک اپنی جان ڈالوں تو تم سب اُس کو سجدہ کرنا چنانچہ سوائے ابلیس کے سب فرشتوں نے اُن کو سجدہ کیا اور ابلیس ملعون ہوا۔

اور سورہ حجر رکوع ۳ - ۲۶ و ۲۷ - آیت - اور بنایا ہم نے آدمی کھنکھناتے سنے ہوئے گارے سے اور جان کو بنایا ہم نے اُس سے پہلے لُو کی آگ سے اور سورہ عمران رکوع ۶۔ ۵۸ آیت۔ عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک جیسے مثال آدم کی بنایا اُس کو مٹی سے پھر کہا ہو وہ ہو گیا۔ اور سورہ حج رکوع ۱ ہم نے آدم کو بنایا مٹی سے پھر بوند سے پھر پھٹکی سے پھر بوٹی سے پھر نقشہ بھرے نقشہ اور سورہ مومنون رکوع ۱-۱۲ و ۱۴ آیت۔ اور ہم نے بنایا آدمی چنی مٹی سے پھر بنایا اُس بوند سے پھٹکی پھر بنائی پھٹکی سے بوٹی پھر بنائی اُس بوٹی سے ہڈی پھر پہنایا ہڈیوں پر گوشت اور سورہ سجدہ رکوع ۱۔ جس نے خوب بنائی جو چیز بنائی اور شروع کی پیدائش ایک گارے سے سورہ ملائکہ رکوع ۲-۱۲- آیت اور اللہ نے تمکو بنایا مٹی سے پھر بوند پانی سے۔ سورہ مومن رکوع ۷ - ۶۹ وہی ہے جس نے تمکو بنایا خاک سے سورہ حجرات رکوع ۱۔ اے آدمیو ہم نے تمکو بنایا ایک نر اور مادہ سے اور رکھیں تمہاری ذاتیں اور گوتیں تا آپس کی پہچان ہو۔ سورہ رحمن رکوع ۱۔ ۱۳۔ آیت بنایا آدمی کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکری اور بنایا جان کو آگ کی ڈہک سے سورہ قیامت رکوع ۲۔ ۳۷ و ۳۸ بھلا یا ایک بوند منی کا جو ٹپکا پھر کیا اُس میں جوڑا نر اور مادہ۔

سورہ دھر رکوع ۱۔ آیت ۲ ہم نے بنایا آدم ایک بوند کی لچھی سے سورہ عبس رکوع ۱۔ ۱۸ و ۱۹۔ آیت کس چیز سے بنایا اُس کو بنایا اُسکو اندازہ رکھا اُس کو سورہ سجدہ رکوع ۱۔ ۸ آیت اللہ نے اپنی جان میں سے آدم میں پھونکی۔ سورہ حجر رکوع ۲ زمین کو پھیلایا ہم نے اور ڈالی اُس پر لوح یعنے زمین مثل لوریہ کے لپٹی تھی اس وجہ سے اُس پر پہاڑ کی میخ ٹھونکی سورہ سجدہ رکوع ۳ ۔ ہی اللہ نے زمین و آسمان اور جو کچھ اُنکے بیچ میں ہے چھ دن میں بنایا اور سورہ فصلت رکوع ۲- ٹھہرا دئے سات آسمان اور بنائے دو دن میں اور اللہ عرش پر بیٹھا ہے اور چکی پر بیٹھا ہے وغیرہ سورہ بقر رکوع ۴ - ۳۰ - آیت اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے مجھکو بنانا ہے زمین میں ایک نائب بولے کیا تو رکھے گا اُس میں جو شخص فساد کرے وہاں اور خون کرے +

حدیث

میں لکھا ہے کہ فرشتوں نے گِل آدم کو گوندھا اور خشک کیا کہ مثل ٹھیکریل کے ہوگئی تھی اور ہوا چلنے سے بجتی تھی اُس سے آدم کو بنایا اور پھر لکھا ہے کہ تمام روئے زمین کی شور و شیرین مٹی سے آدم بنایا گیا اور چالیس برس آدم کے گارے میں ہوا و حرص خمیر کی گئی اور حیات القلوب جلد اوّل میں لکھا ہے کہ امام زادہ عبداللہ بن سلام نے محمد سے پوچھا کہ آدم تمام خاکوں سے بنایا گیا یا ایک خاک سے جواب ملا کہ اگر آدم ایک ہی خاک سے بنایا جاتا تو تمام آدمی ایک صورت کے ہوتے اور شناخت نہ ہوتی عبداللہ نے کہا اس کی کوئی مثال ہے فرمایا کہ مثال آدم کی خاک ہے کیونکہ خاک میں سفید و سرخ و زرد رنگ و خود رنگ ہے اور کسی جگہہ کی خاک سخت اور کہیں کی نرم ہوتی ہے اسی وجہہ سے آدمی سب رنگ کے اور سخت و نرم مزاج ہوتے ہیں۔ اور حوا آدم کی ہڈی سے بنائی گئی اور امام جعفر سے منقول ہے کہ یہہ بات غلط ہے کہ حوا آدم کی ہڈی سے بنائی گئی بلکہ آدم بنانے کے بعد جو مٹی بچی تھی اُس سے حوا بنائی گئی اور حدیث سے واضح ہے کہ گِل آدم جب بہشت میں پڑی تھی اُس وقت شیطان مٹی کو لات مار کے کہتا تھا کہ اگر اللہ مجھے اس کو سجدہ کروائیگا تو ہرگز ہرگز نہیں کرونگا۔ اور امیر المومنین یعنے علی سے منقول ہے کہ جس وقت اللہ نے نور محمدؐ سے ایک گوہر بنایا پھر اُس کے دو ٹکڑے کئے ایک ٹکڑ

نوٹ + محمدی کہتے ہیں کہ نور محمد سے ایک گوہر بنایا اُس سے زمین و آسمان بنائے۔ ہندو کہتے ہیں اندے میں برہما نے پرمیشر کا جپ کیا اور انڈا دو ٹکڑے ہوا۔ نصف سے آسمان اور نصف سے زمین بنائی گئی۔

اب ناظرین غور فرماویں کہ محمدی اور ہنود میں کیا فرق ہے چونکہ تمام عرب بت پرست تھے اس وجہہ سے ہنود کے مسئلہ کو محمد نے صادق کرلیا ہے +

آب شیرین ہو گیا اور دوسرا عرش بن گیا اور عرش کو پانی پر قایم کیا اور پانی کے دہوئیں سے آسمان بنایا اور پانی کی جھاگوں سے زمین بنائی اور پھر ایک فرشتہ پیدا کیا اُس نے زمین کو اُٹھا لیا اور پھر اللہ نے ایک بڑا پتھر بنایا اُس پر فرشتہ کھڑا ہوا اور پھر گاؤ زمین کو بنایا اور سنگ گران کو اُس کی پشت پر قایم کیا اور پھر ایک بڑی مچھلی بنائی اُس کی پشت پر گاؤ زمین کو کھڑا کیا +

مضامین متذکرہ صدر سے یہہ امر تو ناظرین کو کامل طور سے واضح ہو گا کہ قرآن توریت کا مخالف ہو مگر بھائی محمدی یقیناً اس کا یہی جواب دیں گے کہ وجہہ اختلاف یہہ ہو کہ توریت تحریف کر دی گئی ہو مگر پھر قرآن توریت کو تصدیق کرتا ہو دیکھو سورہ یونس رکوع ۱۰-۹۵ آیت میں وہی قرآن کہتا ہو کہ جو توریت کو نہیں مانتا وہ اللہ کی باتیں جھٹلاتا ہو اور توریت محمد کے وقت میں معتبر اور سند ٹھہرائی گئی اور پھر سورہ ہود رکوع ۲ - میں لکھا ہو کہ توریت کے منکر دوزخی ہوں گے اور پھر سورہ عمران رکوع ۱ - میں لکھا ہو کہ توریت وانجیل کلام اللہ ہیں اور پھر سورہ توبہ رکوع ۱۴ میں لکھا ہو کہ توریت سچی ہو اور پھر سورہ عمران رکوع ۹ - ۸۳ آیت کا یہہ مضمون ہو کہ کہہ اے محمد کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو اُترا ابراہیم پر و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب اور اُس کی اولاد پر اور جو ملا موسیٰ و عیسیٰ کو اور سب نبیوں کو اپنے رب سے اور ہم جدا نہیں کرتے اُن میں سے ایک کو فقط اب ناظرین و محمدی صاحب غور فرمائیں کہ ایک موقعہ پر قرآن توریت کا مخالف ہو کر غلط بتلاتا ہو اور پھر وہی قرآن توریت و انجیل کو تصدیق کرتا ہو اگر حسب دعوی محبان دین محمدی توریت وانجیل محرف ہو گئیں یا آنکہ منسوخ ہو گئیں تھیں تو پھر قرآن اُن کو کیوں تصدیق کرتا ہو اور پھر سنت وغیرہ کیوں جایز ہو پس واضح ہو کہ زمانہ محمد تک توریت وانجیل صحیح اور درست تھیں تو اب محمدی بھائی بتلائیں کہ کتب مقدس محرف ہوئیں آیا قبل از عہد محمدی یا آنکہ خاص زمانہ محمد صاحب میں اگر قبل از زمانہ محمد یا آنکہ خاص اُن کے دعوے نبوت کے وقت محرف ہو گئیں تھیں تو پھر قرآن کیوں تصدیق کرتا ہو اور اگر بعد محمد تحریف کی گئیں تو کب اور کس نے ایسا کیا اور کیوں کیا اور کیا کیا مضامین تبدیل ہوئے ہاور زمانہ محمد میں ہزارہا نسخہ توریت وانجیل کے ملک بملک موجود تھے تو کب ممکن ہو کہ تمام کتب سماوی ایک مقام پر جمع ہوں اور تحریف کر دی جائیں کیا کتب سماوی کعبہ کے بت خانہ میں تھیں جو تحریف کر دی گئیں اور کوئی بھی نسخہ صحیح نہیں رہا اس بات کو سوائے محبان دین محمدی کے کوئی نادان سے نادان شبہہ بھی نہیں کر سکتا کہ کتب مقدسہ تحریف کر دی گئیں - علاوہ ازیں سورہ یوسف رکوع ۱۱ میں قرآن دعویدار ہو کہ قرآن پہلی کتابوں کے موافق ہو کچھہ بنائی ہوئی بات نہیں ہو فقط قرآن و توریت کی مطابقت کا حال تو ناظرین پر واضح ہو گیا اور چونکہ قرآن توریت کے خلاف ہو تو بموجب اس آیت کے کیوں قرآن بنایا ہوا نہیں ہو اب نفس قرآن میں عرض کیا جاتا ہو دیکھو آیات قرآنی جو اوپر لکھی گئیں ہیں ایک دوسرے کے مخالف ہیں یعنے کہیں یہہ ذکر ہو کہ آدم کی جان لون کی آگ سے بنائی - اور کہیں لکھا ہو کہ آدم میں اللہ نے اپنی ایک جان پھونکی اور پھر لکھا ہو کہ زمین کو پھیلایا اور اُس پر پہاڑ کی میخ ٹھونکی دوسری جگہہ یہہ ذکر ہو - کہ اللہ نے آسمان و زمین اور جو کچھہ اُس کے بیچ میں ہو چھہ دن میں بنایا اور پھر لکھا ہو کہ سات آسمان دو دن میں بنائے اور پھر سورہ نساء رکوع ۱۱ میں لکھا ہو کہ کیا غور نہیں کرتے قرآن کو اگر یہہ ہوتا سوائے اللہ کے کسی اور کا تو پاتے اُس میں تفاوت فقط اور تفاوت کا حال واضح طور سے لکھا گیا ہو پس ظاہر ہو کہ قرآن کلام اللہ نہیں بلکہ محمد کا بنایا ہوا ہو اور ثبوت قرآن کی بطلان کا یہہ ہو کہ جو روایات اور حدیث اوپر لکھی گئیں ہیں وہ بھی قرآن کے خلاف ہیں دیکھو جس آدم کو اللہ نے اشرف المخلوقات پیدا کیا اور جس کے واسطے قرآن میں ذکر ہو کہ اللہ نے آدم کو فرشتوں سے سجدہ کروایا اُس کی تمہارے اماموں اور راویوں نے کیسی مٹی خراب کی ہو کہ شیطان اُس کے منہہ میں گھس کے مقعد کے راستے سے نکلا کرتا تھا اور اللہ نے اُس کو تمام شور زمین کی خاک سے بنایا اور آفرینش سے قبل ہی اچھی اور بری اُس کی سرشت میں قایم کر دی اور مخفی نہ رہے کہ توریت وانجیل کو قرآن کی شہادت اور تصدیق کی کچھہ ضرورت نہیں ہو کیونکہ اگر قرآن کلام اللہ ہوتا تو ضرور تھا کہ اُس کی تصدیق لازمی ہوتی جیسا کہ جملہ انبیائے بنی اسرائیل نے توریت کو تصدیق کیا اور جملہ صحف انبیا توریت کے موافق ہیں چنانچہ برائے نمونہ مختصراً عرض کیا جاتا ہو دیکھو کتاب پیدایش کے ۱۵ باب کے ۱۲ و ۱۳ - آیت میں اللہ نے ابراہیم کو خبر دی تھی کہ تیری اولاد ایک ملک میں جو اُن کا نہیں ہو پردیسی ہو گی اور وہاں کے لوگوں کی غلام بنے گی اور ساڑھے ۴ سو برس وہ لوگ اُس کو تکلیف دیں گے - لیکن میں اُس قوم کی جس کے وہ غلام بنیں گے عدالت کروں گا اور وہ بعد اُس کے بڑی دولت لے کے وہاں سے نکلیگی چنانچہ یہہ اولاد ابراہیم کی یعقوب اور یوسف تھی جو مصر میں غلام بنی اور یہہ خبر موسیٰ کی تھی کہ اُس نے بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی سے آزاد کیا اور پھر حضرت داؤد نے ۱۰۵ و ۱۰۶ ازبور میں توریت کو تصدیق کیا اور ۱۱۰ زبور میں داؤد نے مسیح کے ظہور کی خبر دی ہو اور مسیح نے اکثر مقام پر توریت کو تصدیق کیا ہو چنانچہ انجیل یوحنا کے ۵ باب کی ۳۹ آیت میں مسیح یہود سے فرماتا ہو کہ دیکھو توریت کو کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ اُس میں تمہارے واسطے ہمیشہ کی زندگی ہو - وہ ہی میری گواہی دیتی ہو اور پھر اُسی باب کی ۴۶ آیت میں مسیح یہودیوں سے فرماتا ہو کہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھہ پر بھی ایمان لاتے کیونکہ اُس نے میری گواہی دی ہو فقط پس اس صورت میں محمدیوں کا دعوی تحریف ایسا ہو جیسا کہ لولاک لما خلقت الافلاک کے معنی یعنے اس عبارت میں کہیں بھی محمد کا ذکر نہیں پایا جاتا ہو مگر محمدی صاحب تو کھینچ کھانچ کے اِس کے معنے یہہ کہتے ہیں کہ اگر نہ پیدا کرتا محمد تجھکو تو نہ پیدا کرتا زمین و آسمان کو اے محبان دین محمدی دیکھو تم کو ابھی تک قرآن کی بھی صحت نہیں ہوئی چنانچہ

سورہ ناس وفلق کی پیشانی ایسی لکھی کہ مکہ یا مدینہ میں نازل ہوئی پس یہہ صحت نہیں ہے کہ مکہ میں نازل ہوئی یا خاص مدینہ میں تو پھر تم یہہ کیونکر کہہ سکتے ہو کہ سب قرآن صحیح اور کلام اللہ ہے اور پھر جس طرح پر قرآن فراہم ہوا ہے تم کو خوب معلوم ہے میں بنظر طوالت قلم انداز کرتا ہوں اور بعد اجتماع قرآن جو قرأت میں اختلافات پیدا ہوئے اور اس وقت بھی موجود ہیں اُس کو تحریف کیوں نہیں سمجھتے ہو اور پھر حدیث وروایات کے اختلاف جو قرآن کے خلاف بیان ہوئے ہیں اُن کی صحت کرو دیکھو آدم کے بہشت سے نکلنے کا حال حدیث وروایات میں بطور کہانی کے لکھا ہے کہ اول شیطان نے مور سے کہا کہ تو بہشت میں جاکے آدم کے سامنے ناچ اور اُس کو محو تماشا کر تاکہ میں آہستہ آہستہ بہشت کی دیوار پر پہنچوں اور پھر سانپ سے کہا کہ اپنے منہہ میں بٹھا کے مجھکو بہشت کی دیوار پر پہنچا چنانچہ اسی طرح سے شیطان بہشت کی دیوار پر پہنچا اور وہاں سے آدم وحوا کو بہکایا اور درخت ممنوعہ کے کھانے کی ترغیب دی اور حوا کو اللہ نے جدہ میں اور شیطان کو جنگل سسان قریب بصرہ اور سانپ اصفہان میں اور آدم ہندوستان میں اور مور کسی اور جگہہ نکالے ہیں ہمارے بھائیو یہہ داستان اور قصہ تمہارے راویان مختلف بیان کے سوائے محبان دین محمدی اہل کتاب کیونکر صحیح خیال کرسکتے ہیں ۔ (باقی آیندہ)

مسیح گنہگاروں کے لئے مؤا۔

رومیوں ۵:۶

یہہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ مسیح کی موت ایک معمولی واقع نہیں ہے۔ بڑے بڑے نامی گرامی بادشاہ اور بڑے بڑے عالم وفاضل اس دنیا میں گذرے ہیں۔ تمام کے حالات پر نظر کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن کے تمام کمالات وشان وشوکت اُن کی موت کے ساتھ ہی ختم ہوگئی۔ اگر مسیح کی موت بھی ایک معمولی موت ہوتی تو اُس کی تعلیمات وغیرہ کا بھی اُسی وقت خاتمہ ہو جاتا۔ قوم یہود نے تو حتی المقدور اُس کو صلیب دیکر اس مذہب کا اپنے زعم میں خاتمہ ہی کردیا تھا۔ لیکن چونکہ اس میں ایک الٰہی حقیقت تھی۔ یہہ تمام انسانی سد راہوں پر غالب آئی۔ چنانچہ اس وقت بھی دیکھا جاتا ہے کہ جب غیر ادیان کے لوگ تعصب کی عینک کو دور کردیتے ہیں تو اس مذہب کے الٰہی ہونیکی حقیقت کا اقرار خودبخود ان کے دلوں سے صادر ہو جاتا ہے۔ جس کے ثبوت میں ایک برہمو اخبار کے اڈیٹر کی مسیح کی نسبت رائے بجنسہ ناظرین نورافشاں کے ملاحظہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

”کیا مسیح کی موت کو جو ہماری روحوں کو خود انکاری کے کاموں کی ترغیب دیتی ہے محض ایک شہادت ہی سمجھا جائے؟ مسیح کی پیدایش کے پیشتر اور اُس کی موت کے بعد شہیدوں کا دراز سلسلہ چلا آیا ہے۔ بہت سے جنگی اور خلایق دوستوں نے اپنے ملک کی بھلائی اور اپنے ہمجنسوں کی بہبودی کے لئے اپنی جانوں کو نثار کردیا ہے۔ بے شمار کلوری کے شاہزادے کے پیروؤں نے خدا اور اُس کے جلال کی ستایش کے گیت گاتے ہوئے شہادت پائی ہے۔ لیکن کیا ان اموات اور عیسیٰ مسیح شہیدوں کے شاہزادے کی موت میں کوئی تفاوت نہیں ہے؟ کونسی ایسی دوسری موثر اور زندگی بخش موت واقع ہوئی ہے۔ کہ جس نے دنیا کو ایسی اعلیٰ زندگی تک پہنچایا ہو۔ مذہبی دنیا میں بطور افسون گری کے کام کیا ہو۔ اور تباہ ہونے والی انسانیت کو زندگی بخشی ہو۔ کوئی عقلمند اس بات کا انکار نہیں کرسکتا۔ کہ مسیح کی موت کی حقیقت میں ایک قادر مطلق طاقت پنہاں تھی۔ ایک حقیقت جو دنیا کی نظر میں حقیر اور ناچیز تھی کسقدر اموات ان بیشمار صدیوں میں واقع ہوئی ہیں لیکن مسیح کی موت لاثانی ہے ہم مسیح کی موتکو ایک خاص الٰہی مرضی تصور کرتے ہیں۔ نہ صرف اُس کی موت کو بلکہ اُس کی تمام زندگی کو بھی۔ اُس کی موت اُس کی زندگی کا ایک اعلیٰ اظہار ہے۔ خدا کا خاص قوی انتظام جو تمام جسمانی اور اخلاقی دنیا پر حکومت کرتا ہے اور سنبھالتا ہے۔ جیسا کہ خدا کی مرضی کی طاقت اُس کی قدرت کلی ہے۔ اُسی طرح سے مسیح کی موت کا واقع ایک الٰہی مرضی ہے جس کی طاقت غیر مغلوب ہے ۔

عیسیٰ مسیح کیا ہے؟ وہ بعینہٖ خدا نہیں نہ وہ کلی الہیت مجسم ہے۔ وہ خدا کی دردمند محبت انسانیت میں مجسم ہے مسیح باپ کی اپنے بچوں کے لئے دردمند محبت کا اظہار ہے۔ کون انسانی والدہ اپنے غمناک بچوں کے دکھ کے لئے مسیح کے انسانی پریشانی کے لئے رونے کی نسبت زیادہ نہ روئی ہوگی ۔ وہ شہر یروسلم پر ایک ہی دفعہ نہیں رویا بلکہ اُس کی تمام زندگی ایک نالاں زندگی تھی۔ نہ صرف یہودیوں کے گناہوں کے لئے بلکہ تمام بنی آدم کے گناہوں کے لئے۔ کیونکہ وہ خدا کی دردمند محبت کا اوتار تھا۔ اس کی جان کنی دنیا کے گناہوں کے نظارے پر نہایت ہی خوفناک تھی۔ اُس نے نہ صرف گتسمنی کے باغ میں یا صلیب کے اوپر دکھ اٹھایا لیکن اپنے نشیب وفراز میں اور زندگی کے ہر ایک لحہ میں بھی۔ مسیح مرد غمناک اور رنج کے آشنا نے لا بیان جان کنی کا دکھ اٹھایا۔ وہ مسیح کے خون میں دھوئے جانے کے کہنے میں جو کلوری پر بہایا گیا لوگوں کے سمجھنے سے بڑھکر معنے پائے جاتے ہیں۔ یہہ کوئی مشکل تعلیم نہیں ہے۔ کہ مسیح کی موت دنیا کو کسی اور چیز کی نسبت زیادہ خدا کے نزدیک لے آئی ہے۔“

اس پر ذیل کا نوٹ ہمارے ہمعصر مسیحی اخبار انڈین وٹنیس نے دیا ہے جو ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

”اہل برہمو عرفان بعینہٖ مسیحی عرفان کے برابر نہیں۔ مگر جبکہ ہم مسیح کی بابت مذکورہ بالا بیان کو عیسائی مسلمات کے موجب ترجمہ کرتے ہیں۔ تو ہم معلوم کرتے ہیں کہ اس میں مسیحی خوشی کی نہایت گنجایش ہے۔ برہمو کا بیان جو کچھ کہ مسیح نہیں ہے۔ خود اسی کے اقرار سے جو وہ مسیح کی نسبت کرتا ہے۔ پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے۔ ”بقول ان کے وہ بعینہٖ خدا نہیں نہ کلی الہیت کا مجسم“ لیکن دوسرے جملے میں ہم پڑھتے ہیں وہ وہ



خدا کی دردمند محبت انسانی جسم اختیار کئے ہوئے ہے"۔ یہہ ایک نہایت بامعنے اور حقیقی اگرچہ ناکمل مسیح کی نسبت اقرار ہے۔ ہم اہل برہمو کے ٹھیک معنوں کو بیان کرنے کی کوشش نہیں کرتے مناسب ہے کہ اس کو یہاں پر ہی چھوڑدیں۔ الفاظمیں برہمو کے اقرار اور سچے عیسائی خیال کی تفاوت کو بیان کرنا آسان کام نہیں ہے۔ یہہ ایک ظاہر بات ہے کہ جو لوگ مسیح کی نسبت ایسا لکھ سکتے ہیں۔ اُس سے دور نہیں ہیں۔

مسیح الدولہ ٹیچر مشن سکول لودیانہ

پاکیزگی میں ترقی کرنا

صفائی دنیا میں ایک عجیب وغریب چیز ہے۔ صفائی سے بڑھکر اور کوئی دوسری شے نہیں۔

انگریزی میں ایک عالم نے صفائی کے بارے میں کہا ہے کہ صفائی عابدی یا خداترسی سے ایک درجہ نیچے ہے۔ یہہ تو اپنے بدن اور دنیاوی صفائی کا ذکر ہے۔ روح کی اور روحانی صفائی کا جس کو ہم پاکیزگی کہتے ہیں بہت کچھہ ایسا ہی حال ہے۔ بعض اوقات سوچنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے انسان کو صرف اس لئے مجسّم بنایا کہ وہ روحانی صفائی و پاکیزگی کی حقیقت کو دریافت کرے۔ ہم روح کو اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھہ نہیں سکتے لیکن ہم جسم کو دیکھہ کے روح کی بابت بہت کچھہ سمجھہ سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم کو جسمانی بہت سی ضروریات ہوا کرتی ہیں مثلاً جسمانی خوراک۔ جسمانی تندرستی۔ جسمانی آرام۔ جسمانی صفائی وغیرہ۔ اسی طرح روح کی بھی ضروریات ہیں۔ جسمانی ضروریات رفع کرنے کے لئے ہم ذریعہ استعمال کرتے ہیں۔ روحانی ضروریات کے واسطے بھی خدا کے پاک کلام میں بہت سے ذریعہ موجود ہیں۔ اور سچی جو کہ نجات کے معاملہ اور خدا کے پاک کلام سے واقف ہے اس بات کو خوب سمجھہ سکتا ہے۔ اور روح کی صفائی یا پاکیزگی کے بارے میں مسیحی یہہ کہہ سکتا ہے کہ پاکیزگی اور خداترسی ایک ہی درجہ پر ہیں یا یہہ کہ پاکیزگی خداترسی میں شامل ہے۔ لیکن پاکیزگی میں ترقی کرنا کیا چیز ہے جسطرح جسم ترقی کرتا ہے اسی طرح روح بھی ترقی کرتی ہے اور روح کی ترقی کے ساتھہ پاکیزگی کی بھی ترقی ہے یہاں تک کہ اس معاملہ میں انسان کمالیت تک پہنچ سکتا ہے اور جس کے واسطے خداوند عیسیٰ مسیح کی ہدایت ہے کہ "تم کامل ہو جیسا کہ تمہارا باپ آسمان پر کامل ہے" متی ۵: ۴۸۔ آگے پھر کر خداوند عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ "بدن کا چراغ آنکھہ ہے پس اگر تیری آنکھہ صاف ہو تو تیرا سارا بدن روشن ہوگا۔ تم میں سے کون ہے جو فکر کرکے اپنی عمر میں ایک گھڑی بڑھا سکتا ہے؟ اور پوشاک کی کیوں فکر کرتے ہو؟ جنگلی سوسنوں کو دیکھو کہ وے کس طرح سے بڑھتی ہیں۔ وے نہ محنت کرتی نہ کاتتی ہیں" متی ۶: ۲۲-۲۸۔ روحانی آنکھہ کا صاف ہونا ضرور ہے تاکہ ہم روحانی زندگی کی پاکیزگی کو خوب پہچان سکیں اور اُس میں ترقی کریں۔ غور کرنے کی بات ہے کہ نباتات کی زندگی قایم رکھنے کے لئے ہوا اور روشنی کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح جنگلی سوسنیں بڑھتی ہیں۔ روحانی پاکیزگی میں ترقی کرنیکے لئے بھی ضروری بات ہے کہ ہم آفتاب صداقت کی روشنی میں ہمیشہ چلیں اور روح پاک اور سچی تعلیم کے وعدہ پر ہمیشہ رہیں۔

لیکن پیشتر اس کے ہم پاکیزگی میں ترقی کریں ہمیں پاک ہونا ضرور ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ "صادق اپنی راہ میں ثابت قدم رہے گا اور وہ جس کے ہاتھہ صاف ہیں توانائی پر توانائی پیدا کرے گا" ایوب ۱۷: ۹۔ اور عیسائی کے حق میں تو پہلا لازمی بات ہے کہ وہ شروع ہی سے گناہ سے نفرت کرے اور اپنے ہاتھوں کو پاک صاف رکھے۔ ایمان بھی ایک لازمی جز ہے۔ اور خدا کے پاک کلام میں گناہ سے بچنے کے لئے اور معافی کے لئے بہت سے وعدے ہیں اُن وعدوں پر ایمان رکھنا ضرور ہے اور تب ہم کامل فضل میں ترقی کرینگے "جن کے وسیلہ نہایت بڑے اور قیمتی وعدے ہم سے کئے گئے تاکہ تم اُن کے وسیلہ سے اُس گندگی سے جو دنیا میں بُری خواہش کے سبب ہے چھوٹ کر ذات الٰہی میں شریک ہو جاؤ۔ پر اس واسطے تم اپنی طرف سے کامل کوشش کرکے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر عرفان اور عرفان پر پرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر اور صبر پر دینداری اور دینداری پر برادرانہ اُلفت اور برادرانہ اُلفت پر محبت بڑھاؤ" ۲ پطرس ۱: ۴-۷۔

پاکیزگی میں ترقی کرنا کچھہ آسان کام نہیں ہے۔ ہم کو اس دنیا میں بڑی حفاظت اور خبرداری سے رہنا ہے چاروں طرف گندگی اور بُو پھیلی ہوئی ہے اور اگر ہم ذرہ بھی غافل ہو جاویں تو ہم آزمایش میں پڑکے گندے اور ناپاک ہو جاویں گے۔ اس لئے مسیح کہتا ہے کہ جاگتے رہو اور ہوشیار رہو تاکہ امتحان میں نہ پڑو اور پطرس رسول بھی کہتا ہے کہ "اس واسطے اے عزیزو اُن چیزوں کے منتظر رہکے کوشش کرو کہ تم بے داغ اور بے عیب سلامتی کے ساتھہ اُس سے پائے جاؤ...... بلکہ ہمارے خداوند اور بچانے والے عیسیٰ مسیح کے فضل اور پہچان میں بڑھتے جاؤ۔ اُسی کا جلال اب ہو اور ابد تک رہے۔ آمین" ۲ پطرس ۳: ۱۴-۱۸۔ تو فضل میں بڑھنے سے پیشتر بے عیب اور بے داغ ہونا ضرور ہے۔ عیسائی کے لئے فضل میں بڑھنا ضروری اور ایک بڑی بات ہے۔ لیکن کس طرح سے معلوم ہو کہ اس قسم کی ترقی ہوئی۔ ممکن ہے کہ انسان علم ہنر اور فن عزت۔ مرتبہ۔ اختیار۔ وغیرہ میں ترقی کرے۔ یہاں تک کہ بڑا بھاری مشہور منادہ ہو جاوے۔ لیکن یہہ روحانی ترقی نہیں ہے پاکیزگی میں ترقی اور ہی طرح سے ثابت ہوتی ہے اوّلاً خود انسان کے دل میں گواہی ہوتی ہے کہ وہ ترقی کرتا ہے۔ جس طرح انسان دنیاوی علم میں ترقی کرتا اور جیوں جیوں وہ درجہ بدرجہ ترقی کرتا اُس کو معلوم ہوتا جاتا ہے اسی

طرح روحانی انسان روحانی علم میں۔ خدا کی پہچان اور نزدیکی اور اُس کی رفاقت میں ترقی کرتا جاتا ہے اور اُس کو اس کی گواہی ملتی ہے۔ پھر اُس کے کاموں سے اُس کی ترقی ثابت ہوتی ہے وہ روز بروز عاجز۔ حلیم۔ صابر۔ رحیم۔ محبتی وغیرہ ہوتا جاتا ہے۔ "اُس واسطے تم سب بدی اور سب دغا اور مکروں اور ڈاہ اور ساری بدگوئیوں کو چھوڑ کے نوپید بچوں کی مانند کلام کے خالص دودھ کے مشتاق ہو تاکہ تم اُس سے بڑھتے جاؤ۔ اگر ایسا ہو کہ تم نے مزا حاصل کیا کہ خداوند مہربان ہے"۔ ۱ پطرس ۲: ۱-۳۔ جب انسان کا دل گندگی سے صاف ہوتا ہے تب ہی وہ خدا کے میٹھے کلام کا مشتاق ہوتا ہے۔ تب ہی وہ پاک دعا اور عبادت میں مشغول ہوتا ہے۔ جب انسان کے کان دنیاوی گندی باتوں سے صاف ہوتے ہیں تب ہی وہ آسمانی خوش الحان اور فرشتگان کی ثنا سننے کے لئے مخاطب ہوتا ہے جب اُس کی زبان دنیاوی گندگی سے پاک ہوتی ہے تب ہی وہ نغمہ سرائی اور خدا کی تعریف بخوبی کر سکتا ہے۔ یعنی جب وہ روحانی تندرستی میں ہے تب ہی وہ روحانی خوراک کو کھا پی کے روز بروز ترقی کرتا اور زور آور ہوتا جاتا ہے۔ اور جس قدر ہم پاکیزگی میں ترقی کرتے جاویں گے اُسی قدر ہم خدا کی خوبیوں اور خاصکر اُس کی پاکیزگی کو پہچانیں گے اور اُن کی قدر معلوم کریں گے خلقت میں ہم خدا کی قدرت پہچانیں گے اور اُس کی تعریف کریں گے خدا کی دستکاری ہمکو بتاتی ہے کہ وہ پاک ہے اور ہمکو نصیحت دیتی ہے کہ ہم کو بھی ویسا ہی پاک ہونا چاہیے۔ انسان اور حیوان کی ایسی حالت نہ تھی جواب ہو وے پاک تھے اور نباتات پر بھی انسان اور حیوان کی گندگی کا کچھ اثر آگیا ہے لیکن تو بھی دنیا میں قدم اُٹھا کر اور آنکھیں کھول کر دیکھئے کہ ہر ایک پھول اور پتا خدا کی پاکیزگی کو ظاہر کرتا اور ہمیں نصیحت دیتا ہے اور چیزوں پر نظر کیجیے جمادات کو دیکھیے مختلف قسم کی چٹانوں اور شفاف چشموں پر نظر کیجیے کہ سب خدا کی پاکیزگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہہ انسان ہی بگڑی ہوئی شے ہے جو خدا کی پاکیزگی کو ظاہر نہیں کرتا۔

لیکن شکر کہ یسوع مسیح کے وسیلہ ہم عیسائی پاکیزگی میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔

خیال کرنا چاہیے کہ دل کی پاکیزگی اور پاکیزگی کی ترقی کرنے میں فرق ہے اکثر عیسائی اسکو ملا دیتے ہیں۔ مندرجہ ذیل کی چھ باتوں سے دونوں کا فرق بخوبی ظاہر ہو جاویگا۔

(۱) دل کی پاکیزگی یکایک ہو سکتی ہے لیکن اس میں ترقی رفتہ برفتہ ہوتی ہے۔

(۲)۔ دل کی پاکیزگی اندرونی صفائی ہے یعنی گناہ سے پاک وصاف ہونا ہے لیکن پاکیزگی میں ترقی کرنا روح کے پھل حاصل کرتا ہے۔

(۳) دل کی صفائی کے لئے صرف ایمان ہی ضرور ہے لیکن پاکیزگی میں ترقی کرنے کے لئے ایمان اور اعمال دونوں کا ہونا ضرور ہے۔

(۴) دل کی صفائی سب ایمان داروں میں قریباً یکساں ہی ہوتی ہے لیکن پاکیزگی میں ترقی کرنا ایمانداروں میں مختلف ہے چنانچہ بعض محبت میں بعض صبر میں وغیرہ زیادہ ترقی کرتے ہیں۔

(۵) بہشت میں داخل ہونے کے لئے صرف دل کی صفائی ضرور ہے۔

(۶) ضرور ہے کہ اس ہی دنیا میں دل کی صفائی ہو کیونکہ موت کے بعد دل کی صفائی نہیں ہو سکتی۔ لیکن ترقی محبت۔ روحانی طاقت وغیرہ اِس دنیا میں اور آنے والی دنیا میں دونوں میں ہو سکتی ہے۔ اس ہی ترقی پر عیسائیوں کی ترقی منحصر ہے سو بہت ہی ضرور ہے کہ ہم عیسائی پاکیزگی میں ترقی کریں۔ خدا کے پاک کلام کو پڑھیں اور پاکیزگی کے لئے دعا مانگیں۔ آمین

ای۔ ایم

طالب علم — میڈیکل کالج لاہور

—— :: ✱ :: ——

واقعات اور رائیں

شاہ ایران کا قاتل

شاہ ایران کو جس شخص نے قتل کیا وہ فرقہ بابی سے تھا فرقہ بابی کی مخالفت آغاز سلطنت شاہ سے چلی آتی ہے اور ہر چند کہ ان کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا مگر اس حادثہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اگر چند روز کے لئے امن بھی ہو گیا تھا۔ تو مادہ فساد اندر پل رہا تھا۔

اس فرقہ کے سردار کا نام مرزا علی محمد تھا۔ اور ایک بغاوت مقام یزد میں بھی انہیں نے کی تھی اور اس وقت گو رعب بٹھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا تھا مگر اس کا کچھ اثر مترتب نہ ہوا۔ اس وقت یہہ خوف ہے کہ یہہ فرقہ پھر سر نہ اُٹھائے مگر علاوہ ازیں بادشاہ کے تین بیٹے ہیں ممکن ہے کہ ان میں فساد ہو جیسا کہ عام خیال ہے کہ کسی مشرقی تخت تک پہنچنا بغیر خون کی نہروں میں چل کے جانے کے نصیب نہیں ہو سکتا۔ تو اس صورت میں سلطنت ایران کے لئے اور بھی بُرا شگون ہے اور جو شاید سب سے بڑا خطرہ ہے وہ یہہ ہے کہ زار روس موقعہ پاکر ایک دو صوبوں کو نہ دبا جائے کیونکہ وہ مدت سے ایران کو اپنا شیر مادر سمجھے بیٹھا ہے*

پشاور میں سخت حادثہ

جمعہ گذشتہ کو پشاور کے پلیٹ فارم پر غازیانہ جوش کی ایک مہلک واردات وقوع میں آئی جس میں ۲۰ ویں پلٹن پنجاب کے لفٹنٹ سٹیونس صاحب کی جان ضایع ہو گئی ہے صاحب موصوف نوشہرہ جانے کے لئے اپنے گھوڑے کو سدھار رہے تھے کہ دفعتاً ایک پٹھان اُن پر آ ٹوٹا اور اُس نے بڑے افغانی چھرے کے مہلک وار سے اُن کے معدے

لوچھیدڈالا قاتل اپنا کام کر کے بھاگنا چاہتا تھا کہ ایک پورٹر نے جو اتفاق سے ادھر کو گذرتا تھا اس کو پکڑ لیا۔ قاتل کا نام سعید خان ہے اور وہ کہتا ہے۔ کہ ضلع ٹمار کا رہنے والا قوم شنواری سے ہوں لفٹنٹ سٹیونس صاحب کو فوراً چارپائی پر ڈالکر ہسپتال لے گئے لیکن افسوس کہ زخم اس قدر کاری تھا کہ اُسی شام کو راہی ملک عدم ہو گئے + (ہفتہ وار)

روس کا مصمم ارادہ

لندن کے اخبار ٹائمز کے سینٹ پیٹرسبرگ کے نامہ نگار نے ایک عجیب خبر ارسال کی ہے جس سے سرحد ہند پر روسی دوستی پر طمانینت کا پھر شیرازہ بکھرتا نظر آتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ روس نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ فراخ پٹری کی ایک ریلوے مرو سے خشک تک فوراً تعمیر کیجاوے اور تمام ضروری مصالحہ تعمیر ریلوے کا مقام کوچان میں فراہم کیا جاوے تاکہ کمال سرعت سے شاخ ریلوے کو وکیانولی سے ہرات تک تیار کر سکیں اور اس سے روس کا مقصد یہہ ہے کہ ہرات پر قبضہ کرنے کی دوڑ میں انگلستان کو مات دیجاوے۔ انگلستان کی ریلوے نیو چمن پر ختم ہوتی ہے جہاں سے قندہار ایک معقول فاصلہ پر ہے اور قندہار سے ہرات کا فاصلہ اُس سے زیادہ ہے جو روسی مقام آخری سے وہاں تک ہوگا۔ اخبار ٹائمز نے جو خبر شایع کی ہے اگر وہ فی الحقیقت درست ہے تو وہ خیال بالکل رائی کا ئی ہو جاتا ہے جو دوشت پامیر کی حدبندی کے اختتام پر ظاہر کیا گیا تھا کہ روسی پیشقدمی کا خوف بالکل جاتا رہا ہے۔ اگر وہ خبر صحیح ہے تو ظاہر ہے کہ روس کا فارن آفس ایسے وقت میں جب کہ انگلستان دیگر اطراف کے معاملات کی پیچیدگی میں پھنسا ہوا ہے اُس کے چھیڑنے اور ستانے کے لالچ کو قابو میں نہیں رکھ سکا۔ بہر حال واقف کار اہل الرائے خاص انگلستان کے یہہ خیال ظاہر کر چکے ہیں کہ روس کا ہرات پر قابض ہونا اٹل بات ہے اور صرف وقت چاہتا ہے اور باوجود اس کے مسٹر کرزن صاحب نائب وزیر خارجیہ صاف طور پر فرما چکے ہیں کہ اگر روس ایسا کریگا تو انگلستان کو مجبوراً لڑائی کرنا لازم آئے گا۔ اور اُس کے بغیر کوئی چارا نہ ہوگا یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ روس کا ارادہ صرف یہہ ہو کہ افغانستان کی منظور شدہ حدود کے آخری مقام تک سلسلہ ریلوے کو توسیع دیوے مرو سے ۲۷۰ میل ہرات سے ہے اور یہہ براہ وادی مرغاب ہے اور مرو سے کاراتابہ تک ریلوے بنائی جاسکتی ہے جہاں سے ہرات ۔۸۰ میل جانب جنوب رہ جائیگا + منہ

مقدمہ رشوت فارن آفس

شملہ کے فارن آفس کے مقدمہ رشوت سے متعلق حیدرآباد دکن کے تین گواہوں کی شہادت کے لئے کمیشن کی کارروائی بمبئی سے شروع ہوگی۔ کپتان ٹرگ صاحب مجسٹریٹ چھاؤنی کے اجلاس میں شہادت قلمبند کیجاویگی۔ اصل مقدمہ کی پیشی جس میں مولوی یوسف الدین ملزم ہیں ۸ جون کو انبالہ میں شروع ہوگی۔ یہہ مقدمہ بڑے معرکہ کا ہے اور عجیب پیچیدگی اس بنیاد پر ہے کہ استغاثہ کی شہادت نے ظاہر کیا تھا کہ مولوی صاحب نے وقتاً فوقتاً انگریزی زبان میں باتیں کیں اور ملزم کے وکیل نے بیان کیا ہے کہ مولوی صاحب انگریزی زبان کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے ہیں + اگر آخر الذکر بات صحیح ہے تو استغاثہ کی شہادت کی بیوقعتی میں شبہہ نہوگا لیکن دیکھا چاہئے کہ اس دلچسپ مقدمہ میں آیندہ کیا گل کھلتے ہیں + (عام)

حدی معاملات

اخبار بلوچستان گزٹ سے معلوم ہوا کہ صاحب امیر کابل دورہ ملک کو تشریف لیجاتے ہیں اور فی الحال ارادہ صرف ہرات تک جانے کا ہے۔ امیر صاحب نے برٹش گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ ایک کیولری انسٹرکٹر کی خدمات عطا کیجاویں جو ان کی فوج رسالہ کو ضروری تعلیم دیکر خبردار کرے اور یقین کیا جاتا ہے کہ اس کام کے لئے پشاور کی کسی رجمنٹ کے ایک جمعدار صاحب اس خدمت کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔

علاقہ سوات میں ملا مانکی اور ملا ہدا ایک مذہبی مباحثہ کیلئے بڑی آب و تاب کے ساتھ جمع ہوئے تھے جب آغاز گفتگو کا موقع آیا تو ملا مانکی نے کہا کہ ہم اپنی دلایل اس مقام پر پیش نہیں کر سکتے بلکہ جلال آباد کے مقام کو اس کیلئے ترجیح دیجئے۔ ملا ہدا نے یہہ بات منظور کی لیکن اس کے مدمقابل نے اس پر بھی پیٹھ دکھائی۔ اگر وہ اسی رات چپکے سے فرار نہو جاتا تو اس میں شبہہ نہیں ہے کہ ضرور کشت و خون تک نوبت پہنچتی :: اس مباحثہ کے سُننے کے لئے دور دور سے ملا آئے تھے اور تین ملا خاص پشاور سے گئے تھے۔ ملا ہدا کے ہمراہیوں کی تعداد نہایت زبردست تھی جو ۳۰ ہزار بیان کی جاتی ہے۔ اس نتیجہ پر بہت مایوسی ظاہر کی گئی ہے کہ خواہ مخواہ تکلیف گوارا کی اور نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا + عام

چین کو ریلوے

ولایت کی مجلس تجاران نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کہ تجارت کی ترقی کے لئے جنوب مغربی چین کو ریلوے سلسلہ کے ذریعہ برما اور ہند کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ تاکہ انگلستان کی تجارت کو ترقی ہو لیکن افسوس کی بات ہے کہ مجالس مذکور یہہ نہیں بتاتیں کہ اس ریلوے کے لئے روپیہ کون دیگا۔ ظاہرا وہ ہندوستان کے سر پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ کم سے کم سات سو میل لمبی ریل تیار ہونی چاہئے تاکہ غرض ہذا پوری ہو۔ اس کے لئے جو کئی کروڑ روپیہ خرچ ہوگا اگر مجالس مذکورہ اس کے لئے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالیں تب تو ایک بات ہے۔ ورنہ غریب ہندوستان کے سر پر مشق کرنا ایک عجیب چالاکی ہے + عام

یوگنڈہ کیلئے ہندی ملازم

شرقی افریقہ کے صوبہ یوگنڈہ میں توسیع ریلوے کے لئے بمبئی سے ایک جماعت کلارکوں اور کاریگروں کی بذریعہ جہاز مومباسہ کو روانہ کی گئی ہے۔ پچاس آدمی دستکار ہیں اور دو بیسیاں کلارک ہیں۔ کلارک تو سب یوریشین ہیں

جن کو یوگنڈہ میں ڈیڑھ سو سے کر ڈھائی سو تک تنخواہ ملیگی - یہہ تنخواہ بہت معقول ہے خصوصاً ہندوستان کیحالت کے مقابلہ میں جہاں چالیس چالیس پر کلارک مارے مارے پھرتے ہیں - دیگر کاریگروں کی تنخواہ پچاس سے ۷۵ ہوگی - ان میں چن چن کر مسلمان شامل کئے گئے ہیں اور ہندوؤں کو اس لئے نہیں لیا کہ چھوت چھات وغیرہ کے متعلق جھگڑا پیدا نہو - مومباسہ سے یوگنڈہ پہنچنے میں ۸۰۰ میل دشوار گذار علاقہ عبور کرنا ہوگا اور اس سفر کی مصیبت سے اندیشہ ہے کہ کاریگر اور کلارک لوگ گھبرا جاویں اسی واسطے مضبوط صحت کے جسیم لوگ منتخب کئے گئے ہیں - ان لوگوں کو ہر روز ۱۲ تا ۱۵ میل فاصلہ طے کرنا ہوگا - کاروان ہمراہ ہوگا جو ان کو یوگنڈہ میں پہنچا دیگا اور وہاں ریلوے سے متعلق اپنے اپنے کام میں مصروف ہو کر مزے کریگے + عام

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

پیرس کی لیڈیوں میں یہہ سوال زیر بحث ہے کہ کانوں کا برہنہ رکھنا مناسب ہے یا نہیں +

لنڈن سے ۶ مئی کو خبر آئی اٹلی والوں نے بی سینیا کے مقام آدیگرات کو رہا کرالیا +

روسی اخبار سویت نے لکھا کہ ہرات کی طرف ریلوے بڑھانے کی خبر صحیح ہے +

جاپان و سویڈن کے درمیان مقام ٹوکیو میں ایک تجارتی عہد نامہ طے کیا گیا ہے +

سلطان روم کے جانشین جان ہوا ان کے بھائی محمد رشد آفندی ہوں گے +

جرمن پروفیسر رونجن جنہوں نے در پردہ عکسی تصویر ایجاد کی بیرن بنائے گئے +

ایران میں بظاہر امن امان ہے لیکن اندرونی فسادوں کا اندیشہ ہر آن غالب ہے +

اخبار ٹائمز نے تسلیم کیا کہ شمالی سرحد ایران پر روسی اثر صحیح اور مسلم ہے +

جنوبی ایران میں برٹش اثر غالب رکھا جاویگا اور یہاں روسی مداخلت گوارا نہیں ہوگی +

اخبار مذکور ضروری سمجھتا ہے کہ بلوچستان سے جنوبی ایران تک سلسلہ ریلوے جاری کیا جائے +

یہہ سڑک دروازے سے شروع ہو کر براہ نشکی ناصر آباد سے لاش جوان تک تیار کریں گے +

نیز قندہار تک ریل بڑھا کر وہاں سے گرشک کی راہ سرحد ایران تک لیجاوینگے +

چینی وائسرائے لی ہنگ چنگ کی زار روس اور اُن کی شہنشاہ بیگم نے بڑی گرمجوشی سے دعوت کی +

یہہ پرتپاک دعوت محل زورسکو سیلو میں کی گئی جو شہنشاہ کی گرمائی قیامگاہ ہے +

صوبجات متحدہ امریکا میں جدید پریسیڈنٹ کے انتخاب کی پرشور دھوم دھام ہے +

کئی صوبجات نے مسٹر میکنلی کو نامزد کیا ہے اور اُمید غالب ہے کہ یہی اچھے کامیاب ہوں گے +

ہندی پارلیمنٹری کمیٹی نے وزیر ہند کو لکھا کہ پارچہ ساخت ہند تمام محاصل سے آزاد کیا جائے +

لارڈ جارج ہملٹن صاحب نے اس تجویز کی نامنظوری کا صاف طور پر جواب دیا ہے +

چترال کی خبر ہے کہ درہ لواری پر اب تک برف ہے لیکن فوج نے اس میں سے رستہ نکال لیا ہے +

کرنل جینس کمانڈنگ فوج چترال دیر تشریف لاتے ہیں کہ خان سے ملاقات کریں +

لفٹننٹ سٹیونس جو پشاور میں غازیانہ حملہ کا شکار ہوئے پسر جڈیشل کمشنر ممالک وسطی میں +

ایلس گھوس ۱۱ مئی کو مجسٹریٹ سشن جج سے اپنے خاوند کے خون کے الزام سے بری کی گئی ہے +

سرینگر میں ۱۲ مئی کو رات کے گیارہ بجے ایک بازار میں آگ لگی جس سے بہت گھر خصوصاً دو کانیں جل گئیں

شمال مغربی سرحد پر مستقل چھاؤنیوں کے تقرر کا سوال عنقریب فیصل کیا جاویگا +

شملہ میں ۷ تاریخ کو آندھی آئی بارش اولے پڑے موسم میں خنکی آگئی ہے +

مغربی ساحل مدراس میں بھی مسلسل بارش ہوئی اور بمبئی میں بھی بوندا باندی ہوئی ہے +

بنگالہ میں بھی عام بارش ہوگئی مدنا پور کھلنا ۲۴ پرگنہ میں قلت آب رفع ہوگئی +

میونسپلٹی مسوری نے غیر سرکاری چیرمین بھی مقرر کیا لیکن تاہم کام ٹھیک نہیں چلتا +

اول سہ ماہی ۱۹۰۶ء پنجاب میں ۹۷ کتابیں شایع ہوئیں اور ۳۲ کی رجسٹری کرائی گئی +

پچھلے سال پنجاب میں رقبہ زیر فصلات ۲ کروڑ ۵۴ لاکھ ایکڑ تھا ۔ ۹ فیصدی بارانی +

محاصل اراضی کا مطالبہ ۲ کروڑ ۱۹ لاکھ تھا یعنے سال ماسبق سے ۱ لاکھ زیادہ +

ایرانی سرحد کی اقوام بڑی خواہش مند ہیں کہ وہ برٹش کے سایہ ہما پایہ میں جاویں +

کوئٹہ میں سکاچ کے گرجہ کے لئے گورنمنٹ نے ۵۰۰۰ بطور مدد کے دیا ہے +

ٹانگن میں قحط سخت ہے لہذا فرنچ گورنمنٹ نے چاول پر محصول درآمد معاف کر دیا +



مصباح مفید المبتدین

بقیہ

تاریکی سے روشنی میں پہنچی

ایک ہی خاندان میں سے چار شخص مجھے علیحدہ علیحدہ جگہوں میں ملے - اور مجھے سجدہ کر کے میری منت کرنے لگے کہ میں جاکے اُنکی والدہ کی آنکھیں کھولوں آخر کو اُن کی بوڑھی والدہ خود آئی میںنے اُن کی منت کی کہ مجھے سجدہ مت کرو - لیکن اُنہوں نے نہ مانا - میںنے اُنہیں کہا کہ میں اندھوں کی آنکھیں نہیں کھول سکتی تم تو جوئیں ڈاکٹر صاحب کے پاس آؤ - بھیڑ زیادہ بڑھتی گئی - آخر کو میرے ایک ڈولی والے نے کہا - اس وقت میم صاحب کے پاس نہ دوائی ہے اور نہ اوزار - نہیں تو تم سب کو چنگا کر دیتیں - وہ پھر کسی روز آنکے تم کو چنگا کریں گی - میںنے اُسے کہا کہ ایسا جھوٹ بولنا بہت گناہ ہے اسی وقت اُن کو سچ سچ بتلاؤ - پھر اُس نے کہا کہ اگر فقط آپ اُن کی آنکھیں دھو ہی دیتے تو آپ بیشک اُن کو چنگا کر سکتے - وہ بڑی جلدی چنگے ہو جاتے - کیونکہ وہ بہت ہی میلے ہیں - یہہ بات تو سچ تھی - بڑی مشکل سے ہم بھیڑ میں سے گذر کے جہاز پر پھر پہنچے +

اُس گاؤں میں انجیل کی منادی کا شروع ہی تھا - اُس وقت سے میں کئی بار اُس گاؤں میں گئی اور لوگ ہمیشہ بہت اچھی طرح سے میرے ساتھ پیش آئے - ان لوگوں نے اس سے پیشتر کبھی کسی ولایتی مرد یا عورت کو نہ دیکھا تھا - اُن کی باتوں سے مجھے اکثر بڑی ہنسی آئی کتنوں نے کہا کہ "دیکھو تو اس کی آنکھیں آسمانی رنگ کی ہیں - کیا اُن سے اُسے کچھ دکھائی دیتا ہے؟" یہہ خیال اس نے ہوا کیونکہ اُس ملک میں سب کی آنکھیں اور بال سیاہ ہوتے ہیں - کیسی گوری ہو تو بھی اُس کا چہرہ رنگا ہوا نہیں - کیسی اچھی طرح سے ہماری بولی بولتی ہے - تو بھی چال نہیں کھاتی" اور اگرچہ میں اپنے ہی ملک کا لباس پہنتی ہوں تو بھی کسی نے کبھی مجھ سے کوئی بری بات نہ کہی +

اُس گاؤں میں اس بیچاری لڑکی کے وسیلہ سے بڑی دوستی پیدا ہوئی - ولایت کی ایک میم صاحبہ نے بڑی مہربانی کر کے روپیہ بھیجے - جو کہ اس بیچاری لڑکی کو مسیحی تعلیم دینے میں کام آویں گے - گذرے سال اُس نے بہت ہی اچھی طرح سیکھا اور اپنے سچے مسیحی ہونے کے بہت ہی ثبوت دیتی ہے وہ فرمانبردار غریب دل اور سچ بولنے والی ہے - اور بڑے شوق سے آپ سیکھتی اور دوسرے بچوں کو مسیحی دین کی باتیں سکھلاتی ہے - اگر کوئی لڑکی لڑکا تھوڑی دیر تک اُس کے پاس بیٹھے - تو وہ اُنہیں ہمیشہ انجیل سکھلاتی ہے +

اُس میم صاحبہ کی مہربانی سے مدرسہ بنانے کے لئے ایک گھر کرایہ پر لیا گیا ہے - اور ہماری اُمید اور دُعا یہہ ہے کہ اُس پر خدا کی بڑی برکت ہو +

یہہ لڑکی ایک عیسائی بیوہ عورت کے پاس رہتی ہے جو کہ بہت ہی غریب ہے - اور جو اُس لڑکی کو نہلاتی دھلاتی - اُس کی روٹی پکاتی اُس کے کپڑے سی دیتی اور اُسے سبق یاد کراتی ہے - اور ہر اتوار کو اُس کے پاس چالیس پچاس بچے میلے کچیلے کنگال - شور مچانے والے - اکٹھے ہوتے ہیں اور وہ اُنہیں مسیح خداوند کی باتیں سکھلاتی ہے +

اُس لڑکی کا امتحان لیا گیا - اور پادری صاحب کو پوری تسلی ہے کہ وہ بپتسمہ لینے کو تیار ہو گئی ہے - اور اب وہ بڑے شوق سے اپنے بپتسمہ کے انتظار میں ہے - جب وہ سبھوں کے سامنے اپنے مسیح خداوند کا اقرار کریگی +

تاریخ ہائے قابل یادداشت

سنہ ۱۱۸۰ء	شیشہ کی کھڑکیاں مستعمل ہوئیں -
سنہ ۱۲۳۶ء	آتشدان گھروں میں لگائے گئے -
۱۲۵۲	پانی کے نل مستعمل ہوئے -
۱۲۹۰	موم کی بتیاں رات کے لئے بنائی گئیں -
۱۳۰۲	کتان سے کاغذ بنایا گیا -
۱۳۴۱	انگلستان میں اونی کپڑا بنایا گیا -
۱۴۳۰	بیل سے چھاپا جاری ہوا -
۱۵۴۰	حرفوں سے چھاپنا ایجاد کیا گیا -
۱۴۷۷	جرمنی میں گھڑیاں بنائی گئیں -
۱۲۵۰	ملاحوں کی کمپاس کے اختلاف معلوم کئے گئے +
۱۵۴۳	پورٹا اور جینس صاحب نے دوربین کو ایجاد کیا -
۱۵۵۰	جینس صاحب نے جوپٹر سیارے کے اردگرد کے ستاروں کو معلوم کیا -
۱۶۰۱	چائے چین سے یورپ کو لائی گئی +
۱۶۰۳	میک چیپر صاحب نے انگلستان میں ناچ گھر قائم کیا -
۱۶۱۰	سک ٹوریس صاحب نے تھرماسیٹر کو ایجاد کیا
۱۶۱۹	ہاروی صاحب نے خون کی گردش کو دریافت کیا
۱۶۲۵	کسی مطلوبہ مقدار کے موافق اشیشن بنائی گئیں -
۱۶۲۶	رنگ برنگ کا چھاپنا ایجاد کیا گیا
۱۶۲۹	پہلے اخبار جاری ہوئے -
۱۶۳۰	چھتی کے مکبوے بنائے گئے -
۱۶۳۱	انگلستان میں قہوہ لایا گیا -
۱۶۴۱	امریکہ میں گنا بویا گیا -
۱۶۴۳	ٹارسلی صاحب نے اٹلی میں براسیٹر ایجاد کیا -
۱۶۵۰	خمیری روٹی پکائی گئی -
۱۷۴۹	دھواں کش ایجاد ہوا -
۱۷۵۹	یونائیٹڈ سٹیٹس میں روئی بوئی گئی +
۱۷۴۲	ریل جاری ہوئی -
۱۷۵۶	واٹ صاحب نے دھواں کش میں زیادتی کی -
۱۷۸۸	میسمر صاحب نے انسانی قوت کشش کو دریافت کیا +

۱۸۴۲ - مارس صاحب نے تار کو ایجاد کیا + ۱۸۰۹ء ڈیگرا نام ایک شخص نے فرانس میں ڈیگر نسم کے حروف ایجاد کئے + ۱۸۵۸ - اٹلانٹک سمندر میں تار لگایا گیا + مترجم - خاکسار مسیح الدولہ ... مشن ہائی سکول کوہاٹ - از انڈین وٹنس +

شعر و سخن

غزل

کبھی عشق اُس مسیحا کا میرے دل سے نہ کم ہوگا
نہ کم ہوگا نہ کم ہوگا نہ کم ہوگا نہ کم ہوگا +

تیرا نام مبارک لوح دل پر ایسا کندہ ہے۔
نہیں مٹنے کا گر دشمن کا کیسا ہی ستم ہوگا

کرے شیطان گر جور و جفا پرواہ نہیں مطلق
محبت اور عقیدہ بھی میرا ہرگز نہ کم ہوگا +

اگرچہ نام عیسیٰ پر کروں قربان جان و دل
نہ کچھ پروا مجھے ہوگی الم ہوگا نہ غم ہوگا

اُسی سے دل لگایا ہے ہمارا وہ ہی پیارا ہے۔
مدد وہ ہی کرے گا جب سفر سوئے عدم ہوگا

یقیں ہے جن کو عیسیٰ پر محو ہیں اُس کی اُلفت میں
اُنہیں روز جزا ہرگز نہ کچھ رنج والم ہوگا +

رہا ابلیس کا بندہ اسی سے بس ہوں شرمندہ
ہمیشہ قبر میں تاحشر مجھکو یہہ ہی غم ہوگا +

مسیح میرا محافظ ہے میں یوں بےخوف بیٹھا ہوں
میرا نام اُس کے دفتر میں یقیناً ہی رقم ہوگا

سُنو روز قیامت میں مسیح رہبر ہمارا ہے
نہیں کچھ خوف اب ہمکو وہاں فضل و کرم ہوگا

ملیگا جام کوثر اے عبیرؔ خستہ جاں تمکو
مسیح کے ہاتھ سے روز جزا وہ جام جم ہوگا

راقم
پرتاپ سنگھ عبیرؔ

نورافشاں کی نئی شکل

جو خاص ریمارک کے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ آئیندہ اڈیٹوریل کالموں کو ہمارے چند اسوشئیٹ اڈیٹر لکھا کریں گے۔ یہہ بندوبست ہمارے خریداروں کے فائدہ کے واسطے کیا گیا ہے جن کو ہم ہمیشہ خوش کرنا چاہتے ہیں اور نیز اس سبب سے کہ اخبار کا اثر موجودہ حالت سے زیادہ ہو۔ ہمارے اسوشئیٹ اڈیٹر اس قدر مشہور ہیں کہ اُن کے خاص تذکرہ کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور جس وقت ناظرین کو ان کے نام معلوم ہوں گے تو اُن کے مضامین نہایت شوق سے دیکھیں گے +

نورافشاں نج کا اخبار نہیں ہے بلکہ

فائدہ عوام کے لئے

نکالا جاتا ہے اس قیمت پر خریداروں کو اس قدر حجم کا اخبار نہیں مِلسکتا حقیقتاً ہر ہفتہ خریداروں کو جس قدر اُن سے لیا جاتا ہے اُس سے بہت زیادہ دیا جاتا ہے اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے روپیہ کا نقصان قبول کر لیا جاتا ہے تو بھی کوئی صاحب یہہ نہ خیال کریں کہ ہمیں خریداروں کی ضرورت نہیں ہے حقیقتاً ہماری یہہ آرزو ہے کہ

ہمارے اخبار کے خریدار

زیادہ ہو جاویں تاکہ فائدہ کا اثر بھی زیادہ پھیلے اور رفتہ رفتہ ہمکو حال سے زیادہ حصہ وصول ہوا کرے ہم کسی سے خریدار ہونے کی منت تو نہیں کرتے ہیں لیکن ہم ایسے مفید اخبار نکالنے کی قوی اُمید رکھتے ہیں کہ خریداروں کو اُس کے خریدنے سے انہیں کا ذاتی فائدہ ہوگا۔ ہم تو شاید آپکی مدد کے محتاج نہیں ہونگے مگر آپ کو اُن باتوں کی ضرورت ہے جو اس اخبار سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ جو مضامین کہ ہم درج کریں گے حال اور استقبال کے واسطے مفید ثابت ہونگے پس ہر شخص کو اپنے لئے اخبار خریدنا چاہئے۔ دوسروں کے اخبار دیکھکر کام نہ چلاویں +

ہمارے نزدیک یہہ بڑی ضروری بات ہے کہ

اہل اسلام اور اہل ہنود کی اعتراضات کے

جو مسیحیت پر کئے جاتے ہیں اس اخبار میں ہمارے عام ناظرین کے فائدہ اور خصوصاً اُن لوگوں کے واسطے جو شہروں اور گانوں میں منادی کرتے ہیں جواب دئیے جاویں پس ہم درخواست کرتے ہیں کہ اس قسم کے سوالات اور اعتراضات ہمارے پاس بھیجدئیے جاویں۔ ہم اپنی طرف سے وعدہ کرتے ہیں کہ بشرطیکہ اعتراضات حقیقت میں بھاری ہوں تو اُن کے جوابات لایق اور فایق صاحبوں سے طلب کر کر نورافشاں میں درج کردیں گے +

ضرورت

بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ کے لئے ایک عیسائی ہوس ماسٹر کی ضرورت ہے۔ رہنے کے واسطے مکان اور تنخواہ حسب لیاقت دی جاویگی۔

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں +

المشتہر
پادری۔ اے۔ ایچ۔ یُوئنگ۔ پرنسپل
بوائز بورڈنگ ہائی سکول۔ لودیانہ

لودیانہ

تعداد پیدائش۔ ۲۸۔ تعداد اموات۔ ۳۳۔
ہفتہ گذشتہ سے پیدائش میں ۳ زیادہ۔
ہفتہ گذشتہ سے اموات میں ۷۔ زیادہ۔

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یُوئنگ منیجر نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا